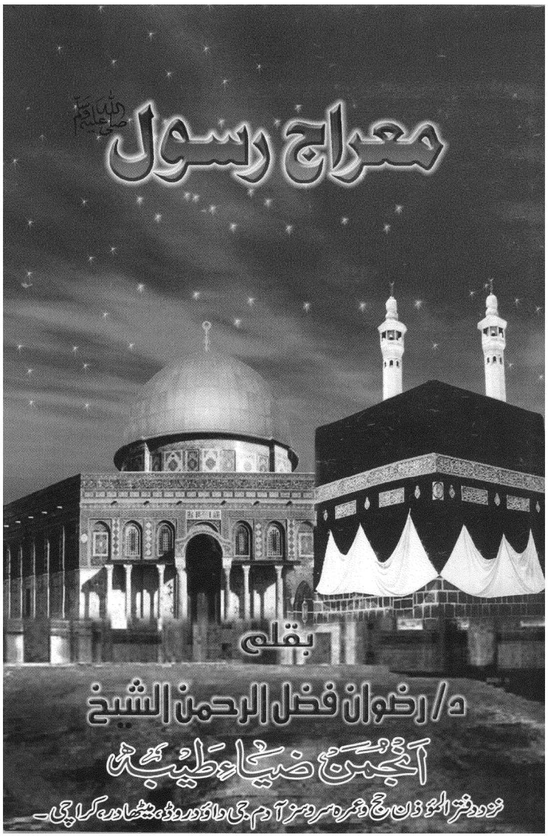




# انتساب

## بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والدہ کریمہ حفصہ بنت عبدالرحمٰن بن محمد سعید ابوطاہر کے نام سے انتساب کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہوں اللہ تعالیٰ ان پر کرم فرمائے، ان کو بخش دے اور ان کو بہترین صلہ عطا فرمائے۔

میری وہ والدہ جن کو رب تعالیٰ نے میری اس دنیاوی زندگی کا سبب بنایا۔

میری وہ والدہ جنھوں نے مجھے بے پناہ شفقت اور محبت دی۔

میری وہ والدہ جو بہت سی راتوں میں اس لئے نہ سوسکیں کہ میں آرام کی نیند سوؤں اور وہ اس لئے تھکیں تا کہ میری بیماری اور تکلیف میں کچھ کمی کرسکیں۔

میری وہ والدہ جنھوں نے بچپن میں میری پرورش کی پھر ان کی کرم فرمائی ہمیشہ میرے ساتھ رہی۔

میری وہ والدہ جنکے وسیع قلب کو اللہ تعالیٰ نے محبت اور شفقت سے بھرا تھا۔

وہ والدہ جنکا نسب باعمل علماء سے تھا، جنکے جد کریم ابراھیم کوزانی، جو مدینۃ النبی ﷺ کے منتخب علماء میں سے تھے۔

میری وہ والدہ جو سید الانام کی سیرت پر عمل پیرا تھیں۔

میری وہ والدہ جنھوں نے مجھے بہت کچھ سکھایا جنکا دل سیرت سید الانبیاء والمرسلین سے جڑا ہوا تھا۔

اے میری ماں! آپ کی طرف اس کتاب کا انتساب کرتا ہوں اور آپ جنت البقیع کے اس مقدس جوار میں آرام فرما ہیں جہاں آپ کو اپنے آباء واجداد کا قرب و جوار حاصل ہے۔



اللہ عزوجل ان سب کی مغفرت فرمائے اور ان کو اپنی رحمت سے نوازے۔

میری اس پیشکش کو اس امید پر کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور آپ کا بیٹا (جو آپ کیلئے دعا کرتا رہتا ہے) کی طرف سے عمل صالح بنائے اور اس کتاب کے ہر قاری سے التماس ہے کہ وہ بھی ان کو اپنی نیک دعا میں یاد رکھے کیونکہ یہ کاوش انہی کی حسن تربیت کا نتیجہ ہے اور ان کی فرمائش تھی کہ اسراء ومعراج کے موضوع پر ایک مختصر کتاب تحریر کروں اللہ عزوجل آپ پر اپنی رحمت فرمائے اور ہر اس شخص پر جس نے آپ کے لئے رحمت کی دعا کی۔

مجھے اپنے رب سے امید ہے کہ وہ ایسے سارے لوگوں کے نامۂ اعمال میں ایسی نیکیوں کا اضافہ فرمائے جن سے ان کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہو۔

آخر میں شاعر کے یہ اشعار میرے احساسات کی صحیح عکاسی کرتے ہیں

اے میری ماں! آپ کرم و وفاء کا ترانہ ہیں
آپ بڑوں کی تاریخ کا ایک بڑا عنوان ہیں
آپ نے میرا راستہ بنایا آپ نے میری تعمیر کی
اے ماں! آپ وہ چراغ ہیں جس نے میرے رستے کو نور بخشا
آپ وہ سراپا کرم ہیں جس نے میرے صفحۂ دل سے مصائب وآلام کو دور کردیا
میری ماں! میرے دل میں آپ کی قدر بے پناہ ہے،
آپ کیلئے دعا ہے اور آپ کیلئے محبت کے پھول ہیں۔

آپ کا بیٹا

رضوان



(تعارف مصنف)

## بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فاضل جلیل علامہ ڈاکٹر رضوان مدنی ۱۳۷۳ھ/۱۹۵۴ء میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے، آپ کے والد ماجد حضرت علامہ فضیلۃ الشیخ فضل الرحمٰن مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدینہ منورہ کے نامور اور اکابر علماء میں سے تھے اور جد امجد بین الاقوامی علمی اور روحانی بزرگ، مرجع انام حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ خلیفہ امام احمد رضا خان قادری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ تھے، جنہیں تقریباً ستر سال مدینہ طیبہ میں قیام اور جنت البقیع میں مدفون ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ دنیا بھر کے اہل محبت علماء اور مشائخ جب مدینہ عالیہ حاضر ہوتے تو باب مجیدی کے سامنے آپ کے در دولت پر بھی ضرور حاضر ہوتے اور آپ کے ایمانی، روحانی اور علمی فیوض سے بہرہ ور ہوتے۔

ڈاکٹر رضوان مدنی نے ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء میں جامعۃ ملک سعود، ریاض کے کلیۃ التربیۃ (آرٹ کالج) سے تاریخ اور جغرافیہ میں بی اے کیا۔ ۱۹۸۳ء میں جامعہ نیویارک، بفلو سے ایجوکیشن (تعلیم) میں ایم اے کیا۔ اسی یونیورسٹی سے جون ۱۹۸۷ء میں ایجوکیشن ہی میں ڈاکٹریٹ کیا۔ اسلامک یونیورسٹی نیاگرا، نیویارک، بفلو کے مدرسہ اسلامیہ کے ناظم بھی رہے اور لیکچرار بھی۔

فراغت کے بعد کنگ سعود یونیورسٹی، ریاض میں اسسٹنٹ پروفیسر مقرر ہوئے، اس کے علاوہ جامعۃ الملک عبدالعزیز مدینہ منورہ کے اسسٹنٹ پروفیسر ہیں، مدینہ منورہ میں ایجوکیشن کالج میں شعبہ طریق تعلیم وتدریس کے سربراہ ہیں۔ نیز مدینہ منورہ میں کنگ عبدالعزیز یونیورسٹی (حالیہ طیبہ یونیورسٹی) کے شعبہ داخلہ کے انچارج ہیں۔

---

ماسٹر اور ڈاکٹر لیول (درجہ عالیہ) کے طلباء اور طالبات کو تعلیمی منصوبہ بندی کا

لیکچر دیتے ہیں، ایجوکیشن ڈپلومہ کے طلبہ اور طالبات کو مختلف مضامین پڑھاتے ہیں، عمرانیات اور معاشرتی علوم کو پڑھانے کے طریقوں پر لیکچر دیتے ہیں اور شعبہ عمرانیات میں تحقیق کرنے والے طلباء کی راہنمائی کرتے ہیں۔

## ان کے خصوصی موضوعات

اکیڈمک راہنمائی کرنا، اساتذہ کا علمی معیار مقرر کرنا، اکیڈمی کے انتظامی امور کی مہارت سکھانا، بحیثیت ایڈوائزر (گائڈر) علوم ادبیہ کی تدریس کے طریقے سکھانا، نمائندگی کرنے والے افراد تیار کرنا۔

ڈاکٹر رضوان مدینہ طیبہ کی اہم شخصیت ہیں، علمی اور تعلیمی کانفرنسوں میں شرکت کرتے ہیں۔ سعودی عرب میں منعقد ہونے والی شاید ہی کوئی ایسی کانفرنس ہوگی جس میں وہ شریک نہ ہوتے ہوں۔ ریڈیو اور ٹیلیویژن کے سیمیناروں میں شرکت کرتے ہیں۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں کی کمیٹیوں کے ممبر ہیں۔

غرض یہ کہ تعلیم و تربیت ان کا اوڑھنا بچھونا ہے اسی وجہ سے ان کا شمار سعودی عرب کے ممتاز ماہرین تعلیم میں ہوتا ہے۔

نوٹ: عمرانیات کے طلباء کیلئے اُنکی لکھی ہوئی چار کتابیں چھپ چکی ہیں۔

---

۱ ڈاکٹر رضوان فضل الرحمٰن الشیخ ملخص الاسراء والمعراج (عربی) طبع مدینہ منورہ، ص۲



☆ ڈاکٹر فضل الرحمٰن الشیخ: السیرة الذاتیة

---



# ملخص الاسراء والمعراج

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات اور معجزات کا بیان کرنا تاریخ اسلام کی ابتدا ہی سے مسلمانوں کا محبوب موضوع رہا ہے، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و جلالت کے سننے اور سنانے سے اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک پر ایمان پختہ ہوتا ہے، انسان سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ جب "عبدہ" کی یہ شان ہے تو رب محمد کی کیا شان ہوگی؟ (جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد والہ وسلم) اور جب ایمان پختہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا جذبہ لازما فروغ پذیر ہوگا۔ معجزات و کمالات بیان کرنے والے خطباء کیلئے ضروری ہے کہ وہ سامعین کے ذہن میں یہ نکتہ راسخ کریں کہ تمام مخلوقات میں یہی وہ ہستی ہے جو سب سے زیادہ محبت و تعظیم و اطاعت کے لائق ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نمایاں ترین معجزات میں سے معراج شریف ہے، جناب محترم ڈاکٹر رضوان مدنی مدظلہ العالی نے "ملخص الاسراء والمعراج" میں اسی موضوع پر قرآن و حدیث کی روشنی میں گفتگو کی ہے، وہ مقدمہ میں فرماتے ہیں۔

اسرا و معراج وہ عطیہ ربانی ہے جو خاص طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا گیا، اس میں بہت سی حکمتیں اور نصیحتیں ہیں، اور بہت سے ایسے امور کا بیان ہے جن کی آج ہمیں ضرورت ہے۔ بعض ایسی روایات مشہور ہوگئی ہیں جو محل نظر ہیں، مثلا ایک روایت جو کہ سیدنا عبداللہ ابن عباس کی طرف منسوب ہے، میں نے ارادہ کیا کہ اس عظیم واقعہ کا خلاصہ صحیح روایات کی روشنی میں پیش کروں لہذا میں نے اسے مخصوص اسلوب کے ساتھ پیش کیا اور متعدد احادیث جمع کر دیں۔ ۱

مقدمہ میں مختصر طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا بیان، تاریخ اسراء و معراج کا بیان، اسراء یعنی مکہ مکرمہ سے مسجد اقصی تک سفر کا بیان، معراج یعنی مسجد اقصی سے آسمانوں کی سیر کرتے ہوئے قاب قوسین کے مقام تک جانے کا تذکرہ، پچاس نمازوں کی فرضیت جو کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی توجہ کے سبب شب اسراء کے دولہا صلی اللہ علیہ وسلم کی درخواست پر تخفیف کر کے پانچ نمازوں کے حکم کا بیان۔ مجرموں



کے عذاب کا مشاہدہ، واپسی پر اہل مکہ کا شدید انکار اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تصدیق کرنا حدیث کی مستند کتابوں کے حوالوں سے بیان کیا ہے۔ آخر میں پر اثر اور رقت انگیز دعا۔ اس کے بعد والدین کے لئے سوز و گداز سے معمور دعا۔

غرض یہ کہ معراج شریف کے موضوع پر یہ مختصر اور مستند کتاب ہے، جس سے مصنف کی علمی قابلیت کا اندازہ ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ انہیں توفیق عطا فرمائے کہ وہ ملت اسلامیہ کو ایسے ہی فاضلانہ جواہر پاروں سے فیض یاب فرماتے رہیں۔

اس عربی رسالے کا ترجمہ ہمارے فاضل دوست جناب افتخار احمد قادری فاضل جامعہ اشرفیہ، مبارک پور (انڈیا) حال مقیم سعودی عرب نے کیا ہے، اللہ تعالیٰ نے انہیں علم و فضل کے ساتھ عربی اور اردو دونوں زبانوں پر مکمل دسترس عطا فرمائی ہے، لہٰذا میں عرض کروں گا کہ انہیں تصنیف و تالیف اور ترجمہ کے لئے اپنے قیمتی اوقات کا کچھ حصہ ضرور نکالنا چاہئے، خاص طور پر علامہ سید سلیمان اشرف بہاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی گراں قدر تصنیف "المبین" کا عربی ترجمہ مکمل کر دینا چاہئے، جس میں انہوں نے دنیا کی تمام زبانوں پر عربی زبان کی برتری ثابت کی ہے۔

فاضل نوجوان مولانا علامہ محمد اشرف آصف جلالی کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے حضرت ڈاکٹر رضوان مدنی مدظلہ العالی کے تعارف کے سلسلے میں مخلصانہ تعاون کیا۔

ادارہ معارف نعمانیہ کے اراکین لائق ستائش ہیں کہ وہ اس رسالہ مبارکہ کا ترجمہ شائع کر رہے ہیں۔ اس ادارہ کی تمام مطبوعات صوری اور معنوی حسن کا شاندار مرقع ہوتی ہیں۔

۲۲ جمادی الاخر ۱۴۱۷ھ

۵ نومبر ۱۹۹۶ء

محمد عبد الحکیم شرف قادری

---

۱ البخاری ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل: البخاری بحاشیۃ السندی، دار احیاء الکتب العربیۃ، القاھرۃ: الجزء الثانی، ص ۲۷۴

۲ المرجع السابق: الجزء الثانی، ص: ۲۷۴

نوٹ: اب اس رسالہ کا ترجمہ مع اضافات پبلشرز شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے

---

[١] المرجع السابق: الجزء الثانی، ص: ٢٧٥ [٢] المرجع السابق: الجزء الثانی، ص: ٢٧٦

[٣] المرجع السابق: الجزء الثانی، ص: ٣٢٤ [٤] المرجع السابق: الجزء الثانی، ص: ٢٧٩

[٥] النیسابوری، ابوالحسین مسلم بن الحجاج القشیری: صحیح مسلم، المکتبہ الاسلامیہ للطباعۃ والنشر والتوزیع، استنبول، الجزء الرابع، ص ٢٢١٧

[٦] التویجری، حمود بن عبداللہ: سراج الوھاج لمحو اباطیل الشلبی عن الاسراء والمعراج، مکتبہ المعارف، الریاض، ١٤٠٦ھ، ص ٣٧

[٧] سراج الدین، عبداللہ: سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ جمعیۃ التعلیم الشرعی۔ حلب: الطبعۃ الثانیۃ ١٤٠٢۔ ص ١٧٢، ١٧٤



بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

# مقدمہ

**اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِيۡنَ وَالصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی سَيِّدِ الۡاَنۡبِيَاءِ وَ امامِ الۡمُرۡسَلِيۡنَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ ...... وَ بَعۡدُ**

اسراء اور معراج دو ایسے واقعات ہیں جو رسول اللہ ﷺ ہی کی خصوصیت ہیں، ان واقعات میں جہاں بے اندازہ حکمتیں اور عبرتیں ہیں وہیں ایسے بہت سے امور کا بیان بھی ہے جن کی آج ہمیں شدید ضرورت ہے۔

واقعہ معراج کے موضوع پر بعض ایسی روایتیں بھی مشہور ہیں جن کی صحت محل نظر ہے، جیسے وہ معراج نامہ جو سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کی طرف منسوب ہے، اس لئے میں نے اس عظیم واقعہ پر ایک تلخیص ترتیب دینے کی کوشش کی ہے۔ اپنی اس معمولی کاوش میں، میں نے صحیح روایتیں لینے کا پورا پورا اہتمام کیا ہے اور انداز تحریر کچھ اس طرح رکھا ہے کہ اس میں صرف ایک حدیث نہیں بلکہ مختلف روایتوں کی ایک جامع شکل سامنے آ جائے۔

اس تلخیص کا مقصد یہ ہے کہ واقعہ معراج پر مشتمل ایک صحیح قابل اعتماد اور تفصیلی نمونہ قاری کے سامنے آ جائے جس میں قرآن وسنت اور علماء امت کی صحیح آراء سے استفادہ کیا گیا ہو۔ اور ان اکابر علماء کے بعض اشعار بھی جمع کر دیئے ہیں جن کے دل میں رسول اللہ ﷺ سے ایسی محبت تھی جسکا اظہار انہوں نے رقت انگیز اور سچے کلمات سے کیا۔

اللہ تعالیٰ اس عمل کو قبولیت سے نوازے **وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَيِّدِنَا الرَّسُوۡلِ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِيۡنَ**

رضوان فضل الرحمن الشیخ

المدینۃ المنورۃ

---

[١] الطبری، ابوجعفر محمد بن جریر: جامع البیان عن تاویل آی القرآن۔ دار الفکر بیروت: ١٤٠٥، الجزء الخامس عشر ص: ١٠



# مقدمہ

## معجزات نبی ﷺ

تمام حمد وستائش اس اللہ کے لئے جو ایک ہے یکتا ہے منفرد اور بے نیاز ہے.......... نہ اس نے کسی کو جنا۔ اور نہ وہ جنا گیا...... جو بے مثل اور بے نظیر ہے...... جو اسماء حسنیٰ اور اعلیٰ صفات والا ہے......جس کی صفتوں کی مثال محال ہے، اس کی مثل کوئی شئے نہیں وہی سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

بنی آدم کے آقا ومولی پر درود وسلام نچھاور ہوں جن کو اللہ تعالیٰ نے ساری انسانیت کا رسول بنا کر بھیجا جن پر مخلوقات ایمان لے آئی......جن سے جمادات نے کلام کیا...... جنکے ہاتھوں میں بلاشبہ کنکریوں نے تسبیح کی......جنکی تائید خود اللہ تعالیٰ نے بے شمار معجزات اور آیات بینات سے کی، جو صحیح روایتوں سے ثابت ہیں اور ان معجزات کو اہل ایمان و اہل کفر سب نے دیکھا، جنکی نبوت کے کھلے ہوئے اور نمایاں دلائل خود اللہ تعالیٰ نے قائم فرما دیئے، یہ دلائل آج بھی حدیث کی کتابوں میں ثابت ہیں۔

امام بخاری نے معجزات پر مشتمل بہت سی روایتیں تحریر کی ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں۔

(☆) پانی کے چھوٹے برتن میں نبی ﷺ نے اپنا دست مبارک رکھ دیا تو اس کا عالم یہ ہوا کہ اس سے چالیس صحابہ کرام نے پانی نوش فرمایا اور ان کے ساتھ جتنی مشکیں تھیں سب انہوں نے بھر لیں اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ پانی کی فراوانی سے چشمہ جاری ہو جائے گا۔ [١]

(☆) اسی طرح کا ایک اور واقعہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اپنا دست مبارک ایک برتن میں رکھ دیا تو کیفیت یہ ہوگئی کہ آپ کی مبارک انگلیوں سے اتنا پانی بہہ نکلا کہ اس سے تین سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے وضو فرما لیا۔ [٢]

(☆) اسی طرح ایک اور روایت ہے کہ آپ کی انگشت ہائے مبارکہ سے پانی اس طرح پھوٹ کر نکل رہا تھا جیسے چشموں سے پانی بہتا ہے اور اس رواں پانی سے پندرہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پانی پیا اور وضو کیا، اگر ان کی تعداد لاکھ ہوتی جب بھی یہ پانی ان کیلئے کافی ہوتا۔ [١]

---

[١] سورہ بنی اسرائیل، آیت ١



(☆) اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی برکت سے اُمِ سُلیم کے کھانے میں کثرت فرمائی جس سے ستر یا اسی آدمیوں (باِختلاف روایات) نے سیر ہو کر کھانا کھایا [٢]

(☆) انسانیت کے افضل واعلیٰ اور مخلوق کے آقا و مولی سیدنا محمد ﷺ کے سامنے کھانے نے تسبیح کی۔ [٢]

(☆) آپ کے لئے چاند شق ہو گیا۔ [٣]

(☆) زمین کے خزانوں کی ساری چابیاں آپ کو عطا کر دی گئیں۔ [٤]

(☆) اللہ تعالیٰ نے علوم غیبیہ کے ذریعے آپ کی تائید کی۔ اور آپ نے گزشتہ اور آئندہ تا قیام قیامت ہونے والے واقعات کی خبر دی۔ [٥]

(☆) آپ ﷺ نے امت کو اس عالم میں چھوڑا کہ امت کو آپ نے ہر چیز کا واضح علم مرحمت فرمایا جو آپ کو آپ کے رب نے عطا فرمایا۔ حتیٰ کہ فضا کے اندر جو بھی پرندہ پر ہلاتا ہے اسے بھی بیان فرمایا۔ [٦]

(☆) اللہ عزوجل نے آپ کو دنیا اور جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے ان دونوں کے درمیان کسی ایک کو منتخب کرنے کا اختیار دیا تو نبی ﷺ نے اس کو منتخب فرمایا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ [٧]

خالق کائنات نے آپ کو اپنا محبوب بنایا، پوری زمین آپ کے لئے پاکیزہ اور سجدہ گاہ بنا دی، ساری انسانیت کیلئے آپ کو ڈر سنانے والا اور بشارت دینے والا بنا کر بھیجا، اسی ذات نے آپ کا شرح صدر کیا اور آپ کا بوجھ اتار دیا اور آپ کیلئے آپ کا ذکر بلند کیا، اللہ تعالیٰ نے اپنے ذکر کو اپنے اس چنے ہوئے حبیب و خلیل ﷺ کے ذکر کے ساتھ ملایا اور سورۃ آل عمران میں انبیاء علیہم السلام سے آپ پر ایمان لانے اور آپ کی نصرت کرنے کا عہد و پیمان لیا۔ اس نے آپ کو سبع مثانی (سورہ فاتحہ) عطا کی، جو آپ سے پہلے کسی اور نبی کو نہ دی گئی، خواتم سورہ بقرہ سے آپ نوازے گئے، آپ کو "کوثر" عطا ہوا، شفاعت عظمیٰ سے آپ مشرف کئے گئے اور شب معراج آپ کو پچاس نمازوں کا تحفہ ملا۔ پھر آپ

---

[١] المرجع السابق: ص: ١٦۔ ١٧

کی سفارش سے یہ پانچ ہوگئیں مگر آپ کے اعزاز میں ان کا ثواب پچاس نمازوں ہی کا رکھا گیا اور اس امتِ حبیب ﷺ کو سب امتوں سے افضل بنایا۔[1]

کسی عقل وسمجھ والے کے پر یہ حقیقت چھپی ہوئی نہیں کہ ہمارے آقا و مولی نبی مکرم اَبا القاسم سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ اپنی ہر صفت میں جمیل ہیں، آپ سارے انبیاء ومرسلین، ملائکہ مقربین اور ساری کائنات سے افضل واعلی ہیں۔

سَیِّدُ الرُّسُلِ قَدْرُہٗ مَعْلُومُ　　اَیْنَ مِنْهُ الْمَسِیْحُ اَیْنَ الْکَلِیْمُ

آپ سارے رسولوں کے سرتاج ہیں، آپ کا مرتبہ سب کو معلوم ہے، آپ سے حضرت عیسی علیہ السلام اور حضرت موسی کلیم اللہ کو کیا نسبت ہے۔

أین نوح و أین ابراهیم　　کلهم عن مقامه مفطوم

حضرت نوح اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کو آپ سے کیا نسبت ہے یہ سارے انبیاء کرام علیہم السلام آپ کے مقام ومنصب سے جدا ہیں۔

فَعَلَیْهِ الصَّلاۃُ وَالتَّسْلِیْمُ　　آپ پر درود و سلام

اَیْنَ جِبْرِیْلُ اَیْنَ اِسْرَافِیْلُ　　اَیْنَ مِیْکَالُ اَیْنَ عِزْرَائِیْلُ

حضرت جبریل، حضرت اسرافیل، حضرت میکائیل، حضرت عزرائیل علیہم السلام کو کیا نسبت ہے۔آپ کے مقام ومنصب سے۔

فعلیهم طرا له التفضیل　　و بمعراجه دلیل قویم

ان سب پر بلا استثنٰی آپ کو فضیلت و برتری حاصل ہے، آپ کی معراج میں اس کی واضح دلیل ہے۔

فَعَلَیْهِ الصَّلاۃُ وَالتَّسْلِیْمُ　　آپ پر درود و سلام

اَیْنَ کُلُّ الْعَوَالِمِ الْعُلْوِیَّةِ　　اَیْنَ کُلُّ الْعَوَالِمِ السُّفْلِیَّةِ

---

[1] العسقلانی، احمد بن علی بن حجر: فتح الباری شرح صحیح البخاری۔ دار الفکر، بیروت ۱۴۱۱ھ، المجلد السابع ص ۶۰۲

[2] الشوکانی، محمد بن علی: نیل الاوطار من احادیث سید الاخیار۔ دار الجیل، لبنان: ۱۹۷۳، الجزء الرابع، ص: ۳۳۳



سارے عالم بالا اور سارے عالم زیریں کو بھی آپ کے رتبہ بلند سے کیا نسبت ہے۔

اَیْنَ کُلُّ الْوَرٰی بِکُلِّ مَزِیَّةٍ　　اِنَّمَا فَوْقَهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ

اپنی تمام تر فضیلتوں کے ساتھ ساری مخلوق پر آپ ہی رفیع وعظیم ہیں۔

فَعَلَیْهِ الصَّلاۃُ وَالتَّسْلِیْمُ　　آپ پر درود و سلام

فصلّ اللهم علی هذا النبي الکریم و أکرمنا بشفاعته آ مین

پس اے اللہ اس نبی کریم ﷺ پر درود نازل فرما اور ہم سب کو آپ کی شفاعت سے بہرور فرما۔

## تاریخ الاسراء والمعراج

وہ عظمت والے آقا، نبی گرامی ﷺ آپ کو رات کے تھوڑے حصے میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی گئی، وہ مسجد اقصیٰ جس کے گرد اللہ تعالیٰ نے برکتیں رکھی ہیں۔ پھر وہاں سے بلند آسمانوں پر آپ تشریف لے گئے۔ پھر آپ کو آپ کے رب نے اپنے قرب خاص میں بلایا اور نوازا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیَاتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ.[1]

(ہر عیب سے) پاک ہے وہ ذات جس نے سیر کرائی اپنے بندہ خاص کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصی تک جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی، کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں، بے شک وہ سنتا دیکھتا ہے۔

اس مقام پر ہر فکر و دانش والا سمجھ سکتا ہے کہ واقعہ اسراء ومعراج عالم بیداری میں ہوا جو ہمارے نبی ﷺ نے اپنی چشم مازاغ سے دیکھا اور یہ سوتے میں کوئی خواب نہیں تھا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو روح وجسم کے ساتھ ہی یہ تاریخی سیر کرائی واضح بات ہے کہ عبد جسم وروح کے مجموعہ کو کہتے ہیں، رب تعالیٰ نے یہ نہ فرمایا، بروحہ، روح کو سیر کرایا، اور نہ یہ فرمایا: بجسدہ، کہ آپ کے جسم کو سیر کرائی

---

[1] العمری، اکرم ضیاء: السیرۃ النبویۃ الصحیحۃ۔ مکتبہ العلوم والحکم، المدینۃ المنورۃ ۱۴۱۲ھ الجزء الاول، ص: ۱۸۳۔۱۸۸



بلکہ لفظ عبد میں جسم اور روح دونوں کو جمع فرما دیا۔

بلکہ غور کیا جائے تو اس لفظ میں ہمارے نبی ﷺ کا ایک عظیم اعزاز واکرام ہے کہ پوری بشریت سے آپ کو آپ کے رب نے منتخب فرمایا اور حبیب ﷺ نے اپنی جان کو اس خالق کے سپرد کر دی جس نے آپ کو اس عظیم منصب کے لئے منتخب کیا اور اپنی طاقت وقوت سے بری ہوئے اور اپنے خالق ومولیٰ پر اعتمادِ کلی کا مظاہرہ کیا۔

امام المفسرین طبری نے اپنی تفسیر "جامع البیان" میں فرمایا: معراج جسم وروح دونوں کے ساتھ ہوئی، جو یہ کہتا ہے کہ صرف روح کو معراج ہوئی وہ بے معنی بات کہتا ہے، اس لئے کہ اگر ایسا ہوتا تو اس میں نبوت کی دلیل نہ ہوتی اور معراج کو معجزہ نبوت نہ کہا جاتا اور نہ ہی یہ واقعہ رسالت کے لئے حجت ودلیل بنتا اور نہ ہی کفار مکہ اس کی حقیقت کا انکار کرتے، اگر یہ واقعہ خواب کا ہوتا تو ایک سال کی مسافت کا بھی کوئی انکار نہ کرتا اور یہاں تو ایک ماہ یا اس سے کم کی مسافت کا انکار کیا گیا ہے، کفار مکہ کو اعتراض یہ تھا کہ ایک ماہ کی مسافت ایک رات کے تھوڑے حصہ میں کیسے طے ہوگئی، مزید ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا اس نے "اپنے بندے" کو سیر کرائی اس نے یہ نہ فرمایا کہ اس نے "اپنے بندے کی روح" کو سیر کرائی اور کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے آگے بڑھے۔[1] جس طرح اس سورۂ کریمہ کا آغاز اللہ تعالیٰ کی تنزیہ سے ہوا ہے کہ وہ ذات ہر نقص سے پاک ہے اور تمام اہلِ زمین وآسمان صرف اسی کی تسبیح کرتے ہیں، تسبیح وہ ذکر ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی تعظیم کی جاتی ہے جو اس کے سوا کسی کے لئے درست نہیں۔

---

[1] الالبانی، محمد ناصر الدین: صحیح سنن ابن ماجہ، مکتب التربیۃ العربی لدول الخلیج، ریاض: ۱۴۰۸ھ ط۳، ج ۲، ص: ۴۳۰۔۴۳۳



## واقعہ معراج کب پیش آیا

اس میں روایتیں بھی مختلف ہیں اور علماء کے اقوال بھی متعدد ہیں۔ ایک روایت ہے کہ واقعہ معراج رمضان المبارک میں پیش آیا۔ ایک قول یہ ہے کہ شوال کا یہ واقعہ ہے، تیسرا قول یہ ہے کہ ربیع الاول میں واقعہ رونما ہوا۔ چوتھا قول یہ ہے کہ رجب میں معراج ہوئی، جمہور علماء نے فرمایا: ہجرت سے ایک سال قبل معراج ہوئی، امام نووی نے پورے جزم ویقین کے ساتھ فرمایا کہ معراج رجب میں ہوئی۔[1]

ماہ رجب اللہ کا مہینہ ہے اور اس ماہ میں روزہ رکھنا فضیلت کا باعث ہے، یہ مہینہ حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے اور نبی ﷺ نے حرمت والے مہینوں میں روزہ رکھنا مسنون فرمایا ہے، ہاں یہ فضیلت انہیں کو نصیب ہوتی ہے جو زیادہ اجر وثواب کے متلاشی ہوتے ہیں۔[2]

اور ایک قول یہ ہے کہ سفر معراج اتوار اور پیر کی درمیانی رات یعنی اتوار کا دن گزار کر پیر کی رات کو ہوا اور کہا جاتا ہے کہ اسی پیر کی صبح میں ہمارے نبی ﷺ جلوہ گر ہوئے۔ اسی دن پہلی وحی آئی۔ اسی روز معراج ہوئی۔ اسی دن آپ ﷺ نے ہجرت فرمائی اور اسی دن آپ ﷺ نے اس دنیا سے سفر فرمایا اور اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

اور شبِ معراج میں کوئی عمل خاص ایسا نہیں آیا ہے کہ جس پر شارع نے کوئی واضح ومتواتر نص بیان کی ہو اور روایت کیا گیا ہو۔ اسی وجہ سے مناسب ہے کہ ہر ایسے اجتماع سے بچا جائے جس کی غرض خالصتاً اللہ کیلئے نہ ہو۔ اور رسول اللہ کے ذکر کو بیان کرنا اور خالق کا شکر ادا کرنا کریم کے عطا کرنے پر گویا کہ مناسب ہے شبِ اسراء کی محفل خالی ہو شریعت کی مخالفت سے تاکہ عمل پسندیدہ ہو جائے چونکہ جو مجلس اللہ کے ذکر سے خالی ہو وہ قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں صاحب مجلس پر حسرت بن جائیگی اور بے شک اللہ کا ذکر پسندیدہ ہے تو وہ مجلس جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے اس مجلس کو فرشتے

---

[1] ابو شهبہ، محمد بن محمد: السیرۃ النبویہ فی ضوء القرآن والسنۃ۔ دار القلم، دمشق ۱۴۱۲ھ ط۲، ج ۱، ص: ۴۰۷

[2] النووی: یحی بن شرف بن مری: شرح صحیح مسلم، ضبط وتوثیق محمد جمیل العطار دار الفکر، بیروت ۱۴۱۵ھ، المجلد الاول، الجزء الثانی، ص: ۱۷۶

ڈھانپ لیتے ہیں اوراس مجلس کے حاضرین پرسکون نازل ہوتا ہے پس ہم اللہ تبارک وتعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ ہمارے دلوں پرسکون نازل کرے جوہم نے اللہ تعالیٰ کا اوراس کے رسول مصطفیٰ ﷺ کا ذکرکیا اس کے وسیلے سے۔

واقعہ معراج اس وقت رونما ہوا جب آپ کے چچا ابوطالب اور آپ کی محبوب زوجہ مطہرہ حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وفات پا چکے تھے اوران دونوں کی وفات سے رسول اللہ ﷺ کی بہت سی حمایت اور ظاہری قوت وتوانائی میں کمی واقع ہوگئی تھی، دوسری طرف سفر طائف سے آپ کی واپسی پر یہ واقعہ وقوع پذیر ہوا، [1] جہاں قبیلہ ثقیف نے آپ کو تکلیفیں اوراذیتیں پہنچائیں تھیں۔اس طرح آپ کے لئے انسانی مدد ونصرت کے دروازے بند ہو چکے تھے۔اس وقت آپ نے اپنے خالق ومالک کی طرف متوجہ ہوکر عرض کیا۔

اَللّٰھُمَّ اِلَیۡکَ اَشۡکُو ضُعۡفَ قُوَّتِیۡ وَ قِلَّةَ حِیۡلَتِیۡ وَ ھَوانِیۡ عَلَی النَّاسِ، یَا اَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنَ اَنۡتَ رَبُّ الۡمُسۡتَضۡعَفِیۡنَ وَ اَنۡتَ رَبّی اِلٰی مَنۡ تَکِلُنِیۡ؟ اِلٰی بَعِیۡدِ یَتَجَھَّمُنِیۡ؟ اَمۡ اِلٰی عَدُوّ مَلَّکۡتَہٗ اَمۡرِیۡ؟ اِنۡ لَمۡ یَکُنۡ بِکَ عَلَیّ غَضَبٌ فَلاَ اُبَالِیۡ، وَلٰکِنۡ عَافِیَتُکَ ھِیَ اَوۡسَعُ لِی، اَعُوۡذُ بِنُوۡرِ وَجۡھِکَ الَّذِیۡ اَشۡرَقَتۡ لَہُ الظُّلُمَاتُ، وَ صَلُحَ عَلَیۡہِ اَمۡرُ الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ مِنۡ اَنۡ تُنَزِّلَ بِیۡ غَضَبَکَ اَوۡیَحِلَّ عَلَیَّ سَخُطُکَ لَکَ الۡعُتۡبٰی حَتیّٰ تَرۡضٰی وَلاَ حَوۡلَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلاَّ بِکَ

ترجمہ:۔اے اللہ میں تجھ سے اپنی ناتوانی، کم تدبیری اورلوگوں میں بے وقاری کا شکوہ کرتا ہوں، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے تو ہی کمزوروں کا رب ہے اور میرا بھی رب ہے تو مجھے کس کے حوالہ کرتا ہے؟ کیا اس بعید واجنبی کے جو ترشروئی کے ساتھ پیش آئے؟ یا اس دشمن کے جس کو تو نے میرا معاملہ سونپ دیا ہے؟ اگر میرے اوپر تیرا غضب نہیں تب تو مجھے کوئی پرواہ نہیں لیکن تیری عافیت میرے لئے

---

[1] العسقلانی: مرجع سابق المجلد السابع ،ص۶۰۰-۶۰۴

[2] النووی: مرجع سابق، المجلد الاول، الجزء الثانی ،ص:۱۷۵

[3] العسقلانی، مرجع سابق، المجلد السابع ،ص۶۰۴، ۶۰۵



بہت زیادہ وسیع ہے، میں تیری نورانی توجہ کی پناہ میں آتا ہوں جس سے تاریکیاں چھٹ گئیں اور جس سے دنیا وآخرت کے معاملے درست ہوگئے اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ تو میرے اوپر اپنا غضب نازل فرمائے یا مجھ پر تیری ناراضگی آپڑے، تیری ہی رضا، میں چاہتا ہوں کہ تو راضی ہوجائے اور کوئی طاقت اور کوئی قوت نہیں مگر تجھ سے ہی ہے۔

اس دعا کے بعد صحیح روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کے فرشتے کو بھیجا اور رسول اللہ ﷺ کو مطلع کردیا کہ فرشتہ آپ کی دعا پوری کرنے کے لئے مامور ہے اور ہر نبی کی ایک دعاء مقبول ہے لیکن قربان جائیں رسول اللہ ﷺ کی رحمتہ للعالمینی پر کہ آپ نے اپنی مقبول دعا اپنی امت کی شفاعت کے لئے محفوظ کرلی، اس عظیم دن کے لئے جس دن سب کہیں گے نفسی نفسی اور ہمارے نبی ﷺ کی زبان پر انا لھا انا لھا (میں ہوں اس کے لئے) ہوگا، اس لئے کہ آپ کے رب نے آپ کو یہ منصب واعزاز عطا فرما دیا ہے نتیجتاً آپ نے قبیلہ ثقیف اور قریش کے لئے دعاء ہلاکت نہ فرمائی اس امید پر کہ اللہ تعالیٰ ان کی پشتوں سے ایسی نسلوں کو پیدا فرمائے گا جو اللہ کی عبادت کریں گی۔ [1]

سبحان من بالنور قد أسری      فی رحلةٍ صارت له نصرا

پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے حضور ﷺ کو نور کے ساتھ یہ سفر کرایا جو آپ کے لئے فتح ونصرت ثابت ہوا۔

أسری به الرحمن ترضیه      و أراه من آیاته الکبری

کرم فرمانے والے رحمٰن نے آپ کو خوش کرنے کیلئے یہ سفر کرایا اور آپ کو بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں۔

فهو الذي أحزانه اشتعلت      و بدت علیه همومه الحرّی

آپ میں غیر معمولی غم وحزن بھڑکے اور آپ پر مصائب وآلام کے پہاڑ ٹوٹے۔

فخدیجة السلوی قد ارتحلت      و هی التي کانت له ذخرا

---

[1] المرجع السابق ،ص۶۰۶

[2] المالکی، محمد بن علوی: وھو بالافق الاعلی، مطابع الفاروق، القاھرة ۱۴۱۹ھ ص ۱۴۱-۱۴۳

[3] التویجری: مرجع سابق ،ص:۷



وہ خدیجۃ الکبری جن سے آپ کو بڑی تسلی وتشفی ملا کرتی تھی وہ بھی داغِ مفارقت دے گئیں۔

والعم مات و کان ینصره      ضد العدا و یهوّن الأمرا

وہ چچا بھی چل بسے جو دشمن کے مقابلہ میں آپ کیلئے سپر بنتے تھے اور آپ کو آسانی فراہم کرتے .

و ثقیف قد رفضت شرعته      لما أتاه بالهدی نهرا

قبیلہ ثقیف کے سامنے جب آپ نے رشد وہدایت پیش کی تو اس نے شدت کیساتھ آپ کی شریعت کو ٹھکرا دیا۔

فصلّ اللهم علی هذا النبي الکریم و أکرمنا بشفاعته آمین

پس اے اللہ اس نبی کریم ﷺ پر اپنا درود نازل فرما اور ہم سب کو آپ کی شفاعت سے بہرور فرما۔

## الاسراء

نبی اکرم ﷺ کی مذکورہ دعاء سے اہل کفر کے ظلم وطغیان کا بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔تو یہ صاحبِ جود واحسان حق سبحانہ وتعالیٰ کا کرم تھا کہ اپنے حبیب ﷺ کو اپنے ملک وملکوت اور جنت کی نعمتوں اور آسائشوں کا مشاہدہ کرانے کے لئے بلایا۔ پہلے مسجد اقصی کا سفر کرایا اوراس مقدس مسجد میں انبیاء علیہم السلام کی امامت کے لئے جگہ مرحمت فرمائی پھر وہاں سے آسمانوں کو لے گیا اور اپنے حبیب ﷺ کو اپنی شہنشاہی کے جلوے دکھائے۔انبیاء علیہم السلام نے زمین وآسمانوں میں آپ کی تعظیم کی تاکہ خلاقِ عالم ظاہر فرمادے کہ اگر چند اہل زمین نے آپ پر جفا وظلم کیا تو دنیا دیکھ لے کہ ان کے مولی نے ان کو کس قدر اکرام واعزاز بخشا اور فرشتوں اور انبیاء علیہم السلام کی مقدس جماعت نے آپ کا استقبال کیا۔ [1]

امام مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے واقعہ معراج اس طرح بیان فرمایا، میں مکہ میں تھا میرے گھر کی چھت کھلی اور جبریل علیہ السلام نازل ہوئے۔ پھر آپ نے میرا سینہ کھولا

---

[1] العسقلانی: مرجع سابق، المجلد السابع ،ص:۶۰۸    [2] المرجع سابق :ص:۶۰۹

[3] التویجری: مرجع سابق ،ص۱۶    [4] العسقلانی: مرجع سابق :ص۶۰۶-۶۰۷



اوراس کو آب زمزم سے دھویا پھر ایک سونے کا طشت لائے، یہ طشت حکمت وایمان سے لبریز تھا۔پھر اس طشت کو میرے سینے میں انڈیل دیا۔ [2]

امام بخاری نے اپنی صحیح میں وضاحت کی ہے کہ شق صدر آپ کے سینہ مبارک کے نشان (گڑھے) سے شکم کے نیچے کی طرف تھا اور یہ بھی واضح کیا کہ جبریل علیہ السلام نے مصطفیٰ ﷺ کے قلب مبارک کو نکالا اوراس کو آب زمزم سے دھوکر حکمت وایمان سے بھر دیا۔ [1]

صحیح روایت سے ثابت ہے کہ نبی ﷺ کے شق صدر کے واقعات متعدد مرتبہ رونما ہوئے۔

(۱) مسلم کی روایت کے مطابق پہلا شق صدر ایام طفولت میں واقع ہوا اور شق صدر کے بعد حضرت جبریل نے قلب مبارک سے بندھا ہوا خون نکالا اور فرمایا: یہ شیطان کا حصہ ہے۔تو اکمل بشر نے اکمل احوال پر نشو نما پائی۔ [2]

(۲) دوسرا شق صدر بعثت کے وقت ہوا یہ خالق قدیر کی طرف سے ایک بڑا اکرام واعزاز تھا اس میں حکمت یہ تھی کہ کامل ترین پاکیزگی کے عالم میں طاقتور قلب کے ساتھ آپ وحی کا استقبال کریں، اس میں بحیثیت مبشر آپ کے لئے یہ بڑا اعزاز ہے۔

(۳) تیسرا شق صدر لطیف وخبیر کی طرف سے آپ کے اعزاز میں اس وقت پیش آیا جب آپ معراج کے لئے تشریف لے جانے والے تھے، اس میں حکمت یہ تھی کہ آپ اپنے رب کے پاس پوری توانائی کے ساتھ مناجات کرسکیں۔ [3]

علامہ ابن حجر عسقلانی نے توثیق کردی ہے کہ شق صدر اور قلب مبارک نکالے جانے اوراس طرح کے دیگر معجزات کو تسلیم کرنا ہر مومن کے لئے ضروری ہے، ان میں کسی تاویل کی ضرورت نہیں، اس لئے کہ یہ سب کچھ قادر مطلق کی قدرت کے نمونے ہیں، ابن ابو جمرہ بیان کرتے ہیں کہ قادر مطلق اور خالق کائنات قلب مصطفیٰ ﷺ کو شق صدر کے بغیر بھی ایمان وحکمت سے بھر سکتا تھا پھر بھی شق صدر ہوا، اس کی حکمت یہ ہے کہ ایمان ویقین کی قوت میں مزید اضافہ ہوجائے، ظاہر سی بات ہے کہ آپ نے خود

---

[1] النووی، مرجع سابق، المجلد الاول الجزء الثانی ،ص:۱۷۱-۱۷۲    [2] العسقلانی، مرجع سابق ،ص:۵۹۹

[3] التویجری: مرجع سابق ،ص:۳۱    [4] المرجع سابق ،ص:۷۷

اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ آپ کا شکم مبارک چاک کیا گیا اور اس سے آپ پر کوئی اثر نہ ہوا، اس واقعہ کے بعد آپ خوف و ہراس کی تمام چیزوں سے زیادہ بے خوف ہو گئے، اسی لئے نبی ﷺ سب سے زیادہ شجاع و بہادر اور اپنی وضع اور گفتگو میں سب سے زیادہ بلند تھے۔[1]

ہمارے نبی ﷺ کا قلب مبارک سب دلوں سے بہتر، سب سے وسیع تر، سب سے قوی تر، سب سے صاف ستھرا اور سب سے زیادہ تقوی والا، سب سے نرم اور سب سے اعلی تھا۔ وہ قلب جو بیدار و حساس تھا اور قرآن و ایمان کے انوار سے لبریز تھا۔

نبی ﷺ کی آنکھ سوتی اور دل نہیں سوتا، وہ دل جسے اللہ تعالیٰ نے دائمی رحمت سے لبریز کیا اور جسے ساری مخلوق کے لئے رحمت بنایا۔ کہنے والے نے یہ بھی کہا کہ شق صدر کے ذریعہ آپ کے قلب مبارک سے ابلیس کے لئے جو رحمت تھی اسے نکال دیا گیا اور اب شیطان کے لئے نبی عالی مقام کی رحمت کا کوئی حصہ باقی نہ رہا۔[2]

آپ اچھی طرح ذہن نشیں کر لیں کہ معراج سے متعلق روایتیں معتبر اور متواتر اور ایسے حضرات سے مروی ہیں جن کی نجات اور افضلیت کی شہادت ہمارے نبی ﷺ نے دی ہے۔

جن میں سیدنا عمر بن خطاب، سیدنا علی، سیدنا عبداللہ بن مسعود، سیدنا ابوذر غفاری، سیدنا مالک بن صعصعہ، سیدنا ابوھریرہ، سیدنا ابوسعید خدری، سیدنا عبداللہ بن عباس، سیدنا شداد بن اوس، سیدنا ابی بن کعب، سیدنا عبداللہ بن قرط، سیدنا ابوحبہ انصاری، سیدنا ابولیلی انصاری، سیدنا عبداللہ بن عمر، سیدنا جابر، سیدنا حذیفہ بن یمان، سیدنا بریدہ، سیدنا ابوایوب انصاری، سیدنا ابوأمامہ، سیدنا سمرہ بن جندب، سیدنا ابوالحمراء، سیدنا صھیب رومی، سیدہ ام ھانی، سیدہ عائشہ، سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہم اجمعین شامل ہیں۔

ان حضرات میں بعض نے تفصیل سے اور بعض نے اختصار کے ساتھ حدیث بیان کی ہے۔[3]

صحیح روایت میں ہے کہ نبی ﷺ کے پاس براق ایسے عالم میں لایا گیا کہ اس کی زین بھی کسی تھی اور لگام بھی پڑی تھی، جب رسول اللہ ﷺ نے اس پر سواری کا ارادہ کیا تو براق نے سرکشی کا انداز

---

[1] العسقلانی مرجع سابق ص ۶۰۰



اختیار کیا، اسپر حضرت جبریل علیہ السلام نے اس سے کہا کہ تم سیدنا محمد ﷺ کے ساتھ ایسا کر رہے ہو؟ تمہارے اوپر ان سے برگزیدہ ہستی کوئی سوار نہ ہوگی، اس کے بعد وہ پسینہ پسینہ ہو گیا، ابن منیر اس کی وضاحت کرتے ہیں کہ براق کا یہ نخرہ حضور ﷺ کی سواری کے فخر و اعزاز میں تھا ورنہ اس کی کیا مجال تھی کہ سرتابی کرتا، جس طرح پہاڑ جھوم اٹھا تھا جب رسول اللہ ﷺ اس پر چڑھے تھے، ظاہر ہے یہ پہاڑ غصہ سے نہ ہلا تھا بلکہ عالم طرب میں جھوم اٹھا تھا۔[1]

پھر آپ نے اپنے رفیق سیر حضرت جبریل علیہ السلام کے ساتھ مسجد اقصی (بیت المقدس) کی سیر پر روانہ ہوئے، جب آپ وہاں پہنچے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے اپنی انگلی سے پتھر میں سوراخ کیا اور براق کو اس سے باندھ دیا۔[2]

اور ایلیاء (بیت المقدس) کے پادری نے بھی اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے بتایا کہ مسجد کے زاویہ میں موجود پتھر میں اس نے سوراخ دیکھا (جسے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے براق کو باندھنے کیلئے کیا تھا) اور یہ بھی بتایا کہ جانور کے باندھے جانے کا نشان بھی موجود تھا، مزید اس نے اپنے ساتھیوں کو بتایا کہ دروازہ بند رکھا گیا تھا اور یہ کہ اس رات اس مسجد میں وہ (امام الانبیاء) نماز پڑھا کر چلے گئے جو عظیم شان والے تھے اور وہی دروازے کے کھولے جانے کے وہ حقدار تھے۔[3]

براق گدھے سے چھوٹا اور خچر کے برابر ایک سفید رنگ کا چوپایہ ہے اس کی رفتار کا عالم یہ تھا کہ تاحدِ نظر اس کا ایک قدم ہوتا، جب وہ کسی پہاڑ پر پہنچتا تو اس کے دونوں پاؤں بلند ہو جاتے اور جب نیچے کو آتا تو اس کے دونوں ہاتھ بلند ہو جاتے۔[4] غرض نبی کریم ﷺ اس پر سوار ہو کر بیت المقدس پہنچے اور مسجد اقصیٰ میں دو رکعت نماز ادا فرمائی، پھر آپ باہر تشریف لائے، اس وقت حضرت جبریل علیہ السلام آپ کی خدمت میں ایک برتن شراب کا اور دوسرا برتن دودھ کا لائے، نبی ﷺ نے دودھ کا برتن منتخب کیا، حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا آپ نے فطرت کا انتخاب کیا، مزید عرض کیا حضور ﷺ نے شراب منتخب کی ہوتی تو ان کی امت گمراہ ہو جاتی۔ نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس

---

[1] النووی: مرجع سابق۔ المجلد الاول، الجزء الثانی، ص: ۱۷۷۔۱۷۸



نے ہدایت کی توفیق بخشی۔[1] صحیح روایت میں ہے کہ جب نماز کا وقت آیا تو رسول اللہ ﷺ نے انبیاء کرام علیہم السلام کی امامت فرمائی، ان حضرات نے آپ کی تشریف آوری پر مرحبا کہا اور مسرت و شادمانی کا مظاہرہ کیا، اس طرح امام الانبیاء کے منصب پر فائز ہوئے، طبرانی نے "اوسط" میں نقل کیا ہے کہ مسجد اقصیٰ کی نماز میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام نبی اعظم ﷺ کو امام بنانے کیلئے سب کے سب ایک دوسرے کی تائید فرما رہے تھے۔[2]

اہل دانش کو علم ہونا چاہئے کہ ہمارے نبی ﷺ کی اقتداء میں تمام انبیاء علیہم السلام کا نماز پڑھنا اس لئے نہ تھا کہ وہ اس کے مکلّف تھے، تکلیف تو انتقال سے منقطع ہو جاتی ہے۔ بلکہ یہ باب تلذذ سے تھا کہ ان حضرات کو ذکر اور عمل صالح سے لذت ملتی ہے، ہر مؤمن کو اس پر ایمان رکھنا فرض ہے اس لئے کہ یہ بہت سی احادیث سے ثابت ہے جو معتمد اور ثقہ ذرائع سے مروی ہیں۔

معجزات و کرامات کے منکرین کیلئے ضروری ہے کہ وہ یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ اموات کی روحیں اپنے دنیاوی جسموں کی شکل اختیار کرتی ہیں اور ان کو زندہ لوگ خواب میں اس طور پر دیکھتے ہیں جیسے وہ ان کو دنیا میں مرنے سے پہلے جانتے پہچانتے تھے۔ وہ ایک دوسرے سے اشاروں اور لفظوں سے بات بھی کرتے ہیں۔ اس لئے یہ تسلیم کر لینا ہی ہے کہ انبیاء علہیم السلام کی روحیں اپنے دنیاوی جسموں کی شکل اختیار کرتی ہیں اور یہ مشاہدے رونما ہوتے ہیں جنکی خبر سید کائنات نے دی ہے اور ان مشاہدوں اور ملاقاتوں میں جو بات چیت ہوتی ہے اور سلام کا جواب ملتا ہے اور جو دعاء و بشارتیں ملتی ہیں یہ سب حق و درست ہے۔[3]

اس لئے کہ سارے انبیاء علیہم السلام اپنے رب کے پاس ایسی برزخی زندگی کے ساتھ زندہ ہیں جو شھداء کرام کی زندگی سے اعلی اور کامل تر ہے۔[4]

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندہ کو سیر کرائی مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے گرد و نواح کو اس نے بابرکت بنایا ابن ابوجمرہ نے نقل کیا ہے کہ مسجد اقصیٰ تک نبی ﷺ کی سیر میں حکمت یہ ہے کہ سید کائنات کے دشمنوں کے اوپر حق پورے طور سے ظاہر ہو جائے، اگر آپ مکہ مکرمہ سے براہ



راست آسمانوں پر تشریف لے جاتے تو نبی ﷺ کے دشمنوں کے سامنے بیت المقدس کی تفصیلات اور معلومات بیان کرنے کی کیا شکل ہوتی جن دشمنوں نے بیت المقدس کی جزئیات کے بارے میں سوال کیا تھا وہ پہلے اسے دیکھ چکے تھے اور جانتے تھے کہ محمد ﷺ نے انہیں نہیں دیکھا ہے، اس کے بعد جب نبی ﷺ نے بیت المقدس کی جزئیات بیان کر کے ان پر حجت قائم کر دی تو اب ان کے لئے واقعہ اسراء کی تصدیق کے علاوہ کوئی راستہ نہ رہ گیا اور یہ بھی کھل کر سامنے آ گیا کہ اگر یہ لوگ انصاف پسند ہوتے تو سید الانبیاء کی تصدیق اس کے علاوہ دیگر چیزوں میں بھی کر دیتے، اس طرح یہ عظیم تاریخی واقعہ اہل ایمان کی ایمانی طاقت میں اضافہ اور منکرین کی بدبختی کے اضافہ کا سبب بن گیا۔[1]

**من مكة الخير عند البيت و الحرم　　　أسرى بك الله للتشريف والكرم**

مکہ مکرمہ کے حرم اور بیت اللہ سے اعزاز و اکرام بخشنے کیلئے آپ کو اللہ تعالیٰ نے سیر کرائی۔

**سريت ممتطيا ذاک البراق الى　　　قدس فيالـه من ركب من الحرم**

براق پر سوار ہو کر آپ بیت المقدس تشریف لے گئے تو کتنا مبارک سفر تھا حرم سے بیت المقدس تک۔

**وجدت بالقدس كل الانبياء بهم　　　صليت و الرسل قد صفوا على قدم**

قدس میں آپ نے سارے انبیاء علیہم السلام کو پایا سب انبیاء و رسل نے صف لگائی اور آپ نے امامت فرمائی۔

**وقابلوک بترحاب و تهنئة　　　انت المفضل فيهم صاحب العلم**

ان مقدس ہستیوں نے آپ کو خوش آمدید اور مرحبا کہا، آپ کو فضیلت ملی اور آپ صاحب پرچم رہے۔

**الى السماء عروج نلت تكرمة　جبريل فى الركب والاملاک کالخدم**

آسمانوں پر آپ جلوہ فرما ہوئے آپ کا اعزاز ہوا حضرت جبریل علیہ السلام کارواں میں رہے اور فرشتے خادم بن کر رہے۔

**ملائک فى السماوات العلا هرعوا　　　مرحبين بطه زاكى الشيم**

---

[1] المرجع السابق: ص ۱۷۲۔۱۷۳

عمدہ صفات والے طٰہٰ کا پرجوش استقبال فرشتوں نے بلند آسمانوں میں بھی کیا۔

**فصلّ اللهم على هذا النبي الكريم و أكرمنا بشفاعته آمين**

پس اے اللہ اس نبی کریم ﷺ پر اپنا درود نازل فرما اور ہم سب کو آپکی شفاعت سے بہرا ور فرما۔ آمین

## معراج مبارک

اور جان لو، اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو آسمانوں کی طرف لے جایا گیا اور حضرت جبریل علیہ السلام نے ہر آسمان پر دروازہ کھلوایا اور یہ کہ ملائکہ کرام سیدنا جبریل علیہ السلام سے سوال کرتے کیا ان (ﷺ) کو آسمان آنے کے لئے بلایا گیا ہے اور حضرت جبریل علیہ السلام ہر آسمان پر جواب دیتے کہ ہاں ان کو بلایا گیا ہے اسی لئے ہم معراج کی احادیث میں پاتے ہیں کہ پہلے آسمان پر حضرت جبریل علیہ السلام نے آسمان کے دروازہ کو دستک دی، آواز آئی آپ کے ساتھ کوئی اور ہے؟ حضرت جبریل نے عرض کیا، میرے ساتھ محمد ﷺ ہیں۔ پھر آواز آئی، کیا ان کو بلایا گیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا، ہاں ان کو بلایا گیا ہے، پھر دروازہ کھلا، حضور بیان فرماتے ہیں: وہاں ہم کیا دیکھتے ہیں۔ کہ ایک شخص ہے ان کی دائیں جانب بہت سے لوگ ہیں اور بائیں جانب بھی بہت سے لوگ ہیں، جب وہ اپنی دائیں طرف دیکھتے ہیں تو خوشی سے ہنستے ہیں اور جب بائیں طرف نظر کرتے ہیں تو رو پڑتے ہیں، یہ دیکھ کر نبی ﷺ نے فرمایا یہ کون ہیں؟ حضرت جبریل نے عرض کیا، یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور یہ دائیں بائیں کے وجود ان کی اولاد ہیں، دائیں طرف والے جنتی ہیں اور بائیں طرف والے جہنمی ہیں، جب وہ اپنی دائیں جانب نظر کرتے میں تو ہنس پڑتے ہیں، اور جب اپنی بائیں طرف دیکھتے ہیں تو رو پڑتے ہیں، حضور ﷺ فرماتے ہیں حضرت آدم علیہ السلام نے اس پہلے آسمان پر مجھے خوش آمدید کہا اور دعا خیر کی اور یہ الفاظ استعمال فرمائے۔

**مَرْحَباً بِالنَّبِيّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ** [1] اے نبی صالح خوش آمدید اور اے فرزند دلبند مرحبا۔

پھر ہم دوسرے آسمان پر پہنچے، حضرت جبریل نے آسمان کے دروازہ کو دستک دی، آواز آئی آپ کون؟ جواب دیا جبریل! پھر سوال ہوا آپ کے ساتھ کون؟ انہوں نے جواب دیا، محمد ﷺ،



پھر آواز آئی کیا ان کو بلایا گیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا ہاں، ان کو بلایا گیا ہے۔ پھر دروازہ کھلا تو عالم یہ ہے کہ وہاں میرے دونوں خالہ زاد بھائی، عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا علیہما السلام تشریف فرما ہیں، ان دونوں حضرات نے مجھے خوش آمدید کہا اور دعائے خیر کی۔

پھر ہم تیسرے آسمان پر پہنچے، حضرت جبریل نے آسمان کا دروازہ کھٹکھٹایا آواز آئی کون؟ جواب دیا جبریل، پھر سوال ہوا، آپ کے ساتھ کون؟ انہوں نے جواب دیا، محمد ﷺ پھر آواز آئی، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ حضرت جبریل نے جواب دیا، ہاں انہیں بلایا گیا ہے، پھر دروازہ کھلا، اس آسمان پر ہم کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام تشریف فرما ہیں، یہ وہی ہیں جنہیں حسن سے حصہ عطا کیا گیا ہے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں، انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور دعائے خیر کی۔

پھر ہم چوتھے آسمان پر پہنچے، حضرت جبریل نے آسمان کا دروازہ کھٹکھٹایا، آواز آئی، کون؟ جواب دیا، جبریل: پھر سوال ہوا، آپ کے ساتھ کون؟ انہوں نے جواب دیا! محمد ﷺ۔ پھر سوال ہوا! کیا ان کو بلایا گیا ہے؟ حضرت جبریل نے جواب دیا، ہاں انہیں بلایا گیا ہے۔ اس آسمان پر ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت ادریس علیہ السلام تشریف فرما ہیں۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں، حضرت ادریس علیہ السلام نے مجھے خوش آمدید کہا اور دعا خیر کی۔

پھر ہم پانچویں آسمان پر پہنچے، حضرت جبریل نے آسمان کا دروازہ کھٹکھٹایا، آواز آئی کون؟ جواب دیا، جبریل: پھر سوال ہوا، آپ کے ساتھ کون؟ انہوں نے جواب دیا، محمد ﷺ، پھر سوال ہوا، کیا ان کو بلایا گیا ہے؟ حضرت جبریل نے جواب دیا، ہاں ان کو بلایا گیا ہے، پھر دروازہ کھلا، وہاں ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت ہارون علیہ السلام تشریف فرما ہیں، انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور دعائے خیر کی۔

پھر ہم چھٹے آسمان پر پہنچے، حضرت جبریل علیہ السلام نے آسمان کا دروازہ کھٹکھٹایا، آواز آئی، کون؟ جواب دیا، جبریل: پھر سوال ہوا، آپ کے ساتھ کون؟ انہوں نے جواب دیا محمد ﷺ، پھر پوچھا گیا کیا ان کو بلایا گیا ہے؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا، ہاں! ان کو بلایا گیا ہے، پھر آسمان کھلا،

---

[1] المرجع السابق، ص: ۱۷۳۔۱۷۴



وہاں ہم دیکھتے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تشریف فرما ہیں، حضرت موسی علیہ السلام نے بھی خوش آمدید کہا اور میرے لئے دعا خیر کی، نبی ﷺ جب حضرت موسی علیہ السلام سے آگے بڑھے تو حضرت موسی علیہ السلام رو پڑے، آواز آئی، آپ نے گریہ کیوں کیا؟ حضرت موسی نے عرض کیا، اے میرے رب اس نوعمر کو تو نے میرے بعد بھیجا اور ان کی امت کے لوگ میری امت سے کہیں زیادہ جنت میں داخل ہوں گے۔

پھر ہم ساتویں آسمان پر پہنچے، حضرت جبریل نے آسمان کا دروازہ کھٹکھٹایا آواز آئی، کون؟ جواب دیا، میں جبریل: پھر سوال ہوا، آپ کے ساتھ کون؟ انہوں نے جواب دیا، محمد ﷺ پھر سوال ہوا، کیا ان کو بلایا گیا ہے؟ جواب دیا ہاں! ان کو بلایا گیا ہے، اس کے بعد آسمان کا دروازہ کھلا، وہاں میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف فرما ہیں۔ ان کا انداز نشست یہ ہے کہ اپنی پشت "بیت معمور" کی طرف کئے ہوئے ہیں، اس "بیت معمور" میں روزانہ ایسے ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں جن کو پھر دوبارہ یہ موقع نہیں ملتا۔

پھر جبریل علیہ السلام مجھے سدرۃ المنتہی تک لے گئے، اس شجر مبارک کے پتے ہاتھی کے کانوں جیسے اور پھل مٹکے جیسے، حضور ﷺ فرماتے ہیں، اللہ کے حکم سے اس کو کسی شئے نے ڈھک لیا۔ جسے اللہ تعالیٰ ہی جانے۔ اس کا عالم ہی بدل گیا، کسی مخلوق میں یہ طاقت نہیں کہ اس کی صفت وحسن بیان کر سکے، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کو وحی کی جو اس نے وحی کی۔

"اس کا نام سدرۃ المنتہی" کیوں ہے اس کی وجہ امام نووی نے یہ بتائی ہے کہ ملائکہ کا علم اس سدرہ" تک اپنی انتہاء کو پہنچ جاتا ہے اور اس کے آگے ہمارے نبی ﷺ کے علاوہ کوئی نہ جاسکا اس لئے

---

[1] العسقلانی: مرجع سابق۔ المجلد السابع، ص: ٦١٩

[2] الزرقانی، محمد بن عبد الباقی بن یوسف: شرح الزرقانی علی المواهب اللدنیة بالمنح المحمدیة للعلامة القسطلانی، دار الکتب العلمیة، بیروت، ۱۴۱۷ھ، المجلد الثامن، ص: ۲٦۰

[3] البستی، محمد بن حبان ابن احمد التمیمی: السیرۃ النبویة واخبار الخلفاء، مؤسسة الکتب الثقافیة، بیروت، ۱۴۰۷ھ، ص: ۱۱۷

[4] النووی: مرجع سابق، المجلد الاول، الجزء الثانی، ص: ۱۸۰



اسے "سدرۃ المنتہی" کہا جاتا ہے۔ [1]

**وَلَيْلَةُ الْمِعْرَاجِ اَجْلٰى اٰيَةٍ اِذْ سَارَ مِنْ مَّكَّةَ لَيْلاً وَّ سَرٰى**

شب معراج روشن ترین معجزہ ہے، جب آپ مکہ مکرمہ سے رات میں اس سفر پر روانہ ہوئے۔

**فَاخْتَرَقَ السَّبْعَ الطِّبَاقَ صَاعِدًا حَتّٰى انْتَهٰى مِنْهَا لِاَ عْلٰى مُنْتَهٰى**

آسمان کے ساتوں طبقوں کو چیرتے ہوئے سدرۃ المنتہی سے کہیں اعلی مقام تک آپ تشریف لے گئے۔

**وَائْتَمَّ سُكَّانُ السَّمٰوَاتِ بِهٖ مِنْ مَّلَكٍ وَ مِنْ نَبِيّ مُّجْتَبٰى**

آسمان کے سب بسنے والے فرشتے اور برگزیدہ انبیاء آپ کی پیروی میں رہے۔

**سَايَرَهٗ جِبْرِيْلُ حَتّٰى اَشْرَفَا مَعًا عَلٰى بِحَارِ نُوْرٍ وَّ سَنَا**

جبریل! آپ کے رفیق سفر رہے اور پھر یہ دونوں حضرات نور کے سمندروں سے گزر کر بلند رفعتوں تک پہنچے۔

**فَقَالَ جِبْرِيْلُ تَقَدَّمْ رَاشِدًا هٰذَا مَقَامِيْ فِي السَّمٰوٰتِ الْعُلاَ**

حضرت جبریل نے حضور سے عرض کیا آپ اور آگے بڑھیں اپنی منزل کی جانب میں تو اپنی بلند آسمانوں کی آخری منزل تک پہنچ چکا۔

**فَاخْتَرَقَ الْاَنْوَارَ يَمْشِيْ وَحْدَهٗ وَالْحُجْبُ تَنْجَابُ لَهٗ حَيْثُ انْتَهٰى**

اب تنہا عالم انوار شق کرتے ہوئے آگے بڑھ رہے ہیں اور جس رخ پر جارہے ہیں حجابات اٹھتے جاتے ہیں

**وَقَامَتِ الْاَمْلاَكُ اِجْلاَلاً لَّهٗ اَمَامَهٗ يَسْعَوْنَ حَيْثُ مَاسَعٰى**

آپ کی تعظیم میں فرشتے آپ کے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں جہاں آپ تشریف لے جاتے ہیں

---

[1] المرجع السابق، ص: ۱۸۲۔۱۸۷

[2] الشامی، محمد بن یوسف الصالحی: سبل الهدی والرشاد، دار الکتب العلمیة، الجزء الثالث، بیروت، ۱۴۱۴ھ، ص: ۴۰

آپ کے ساتھ فرشتے جاتے ہیں۔

نَادَاهُ فِیْ ذَاکَ الْمَقَامِ رَبُّهٗ          یَا صَفْوَةَ الْخَلْقِ ادْنُ مِنِّی فَدَنَا

ندا فرمائی اس مقام پر آپ کے رب نے اے افضل خلق مجھ سے قریب ہو جا اور آپ قرب خاص میں پہنچ گئے۔

فَکَانَ مِنْهُ قَابَ قَوْسَیْنِ عُلاً          مَاکَذَبَ اِذْ ذَاکَ الْفُوادُ مَارَاٰی

پھر آپ اس قدر قریب ہوئے کہ قاب قوسین...... دو کمانوں کا فاصلہ...... میں پہنچے، اس مقام پر پہنچ جانے کے بعد آنکھ نے جو دیکھا دل نے اس کی تصدیق کی۔

اس قرب خاص میں حبیب کریم ﷺ پر ایک دن میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں، اس کے بعد آپ حضرت موسی علیہ السلام کے پاس پہنچے، حضرت موسی علیہ السلام نے عرض کیا، آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا؟ نبی ﷺ نے فرمایا، پچاس نمازیں، حضرت موسی علیہ السلام نے عرض کیا، آپ اپنے رب کے پاس جائیں اور اس میں کمی کرائیں، کیوں کہ آپ کی امت اس کی متحمل نہ ہوگی، میرے پاس بنی اسرائیل کا تجربہ ہے نبی ﷺ اپنے خالق و مالک کے پاس واپس گئے اور عرض کیا، اے میرے پرودگار میری امت پر آسانی فرما، اے میرے پرودگار میری امت پر آسانی فرما، رب تعالیٰ نے پانچ نمازیں کم کردیں، پھر نبی ﷺ نے حضرت موسی علیہ السلام کے پاس واپس آکر خبر دی کہ میرے رب نے پانچ کم کردیں، پھر حضرت موسی علیہ السلام نے عرض کیا: آپ کی امت اس کی استطاعت نہ رکھ سکے گی آپ پھر واپس تشریف لے جائیں اور اس میں کمی کرائیں، نبی ﷺ پھر اپنے رب کے پاس حاضر ہوئے اور کم کرنے کے لئے درخواست کی اور اس مرتبہ اور ہر مرتبہ آپ نے یہی عرض کیا، اے میرے پرودگار میری امت پر آسانی فرما، اے میرے پرودگار میری امت پر آسانی فرما، اے میرے پرودگار میری امت پر آسانی فرما، اسی طرح حضرت موسی علیہ السلام کے پاس آپ واپس آتے رہے اور

---

ا العسقلانی: مرجع السابق، المجلد السابع، ص: ۶۲۰

۲ الالبانی، محمد ناصر الدین: صحیح سنن الترمذی۔ مکتب اتربیۃ العربی لدول الخلیج، الریاض: ۱۴۰۸ھ ط ۱، ج ۲، ص: ۲۰۴



وہ حضور ﷺ کو ان کے رب کے پاس بھیجتے رہے جب بات پانچ نمازوں پر آگئی تو رب تعالیٰ نے فرمایا، اے محمد یہ شب و روز میں پانچ نمازیں ہیں اور ہر نماز کا ثواب دس کے برابر ہے اس طرح یہ پچاس کے برابر ہی ہیں، اور اسی طرح جس شخص نے ایک نیکی کا ارادہ کیا اور پوری نہ کی اس کے لئے ایک نیکی لکھ دی جائیگی اور اگر نیکی اس نے کرلی تو اسکے لئے دس نیکیاں لکھ دی جائینگی اور جس شخص نے کسی برائی کا ارادہ کیا اور برائی نہ کی اس کے لئے کچھ نہ لکھا جائیگا اور اگر برائی کر ڈالی تو اس کیلئے ایک برائی ہی لکھی جائیگی، اس کے بعد نبی کریم ﷺ حضرت موسی علیہ السلام کے پاس تشریف لے گئے اور یہ تفصیل بتائی، پھر حضرت موسی علیہ السلام نے عرض کیا، آپ پھر اپنے رب کے پاس جائیں اور نماز کم کرائیں، نبی ﷺ نے فرمایا، میں اپنے رب کی طرف کئی بار حاضر ہوا اب جانے سے حیا آتی ہے۔ ا

علامہ ابن حجر عسقلانی وضاحت کرتے ہیں کہ شب معراج میں نماز کی فرضیت میں حکمت یہ ہے کہ نبی ﷺ نے اس رات میں فرشتوں کی عبادات کا مشاہدہ کیا اور آپ نے دیکھا کہ کچھ فرشتے وہ ہیں جو صرف کھڑے کھڑے عبادت میں مصروف ہیں بیٹھتے نہیں اور کچھ وہ ہیں جو صرف عالم رکوع میں مصروف عبادت ہیں سجدہ نہیں کرتے اور کچھ وہ ہیں جو عالم سجدہ میں ہیں اور سجدہ سے سر نہیں اٹھاتے، رب تعالیٰ نے عبادت کے یہ انداز آپ کو دکھائے اور پھر ان سب عبادتوں کو اللہ تعالیٰ نے سید خلق کی امت کے لئے ایک رکعت میں جمع فرمادیا تاکہ بندہ نماز کو اس کی شرائط کے ساتھ اطمینان واخلاص سے ادا کرے۔ ا

زرقانی نے روایت بیان کی کہ سیدنا موسی علیہ السلام کے پاس سے جب نبی کریم ﷺ کا گزر ہوا تو حضرت موسی علیہ السلام نے نماز کی تعداد کم کرنے کے لئے بارگاہ ذوالجلال میں بار بار اس لئے بھیجا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بار بار ہمارے نبی ﷺ کی دید سے مشرف ہوں۔ ۲

امام ابن حبان اس کی توجیہ یہ کرتے ہیں کہ ہمارے نبی ﷺ کا اس سلسلہ میں حضرت موسی علیہ السلام کے پاس تشریف لانے میں حکمت یہ تھی کہ حضرت موسی علیہ السلام کا سابقہ اس قوم یہود سے پڑا تھا جن پر قرآن میں غضب الٰہی اور لعنت الٰہی بھیجی گئی ہے۔ اس لئے حضرت موسی علیہ السلام ہر بار



یہی عرض کرتے آپ اپنے خالق کے پاس جائیں اور نماز کی تعداد کم کراسکیں اور عرض کرتے میں نے آپ سے پہلے لوگوں کو آزمایا ہے اور بنی اسرائیل کو بہت جھیلا ہے۔ ۳

اللہ حضرت موسی علیہ السلام کو امت سیدنا محمد ﷺ کی جانب سے بہترین صلہ عطا فرمائے۔

اے اللہ کے بندو آپ کو اس سے باخبر رہنا چاہیئے کہ نبی ﷺ سفر معراج میں جنت کے اندر داخل ہوئے آپ کیا دیکھتے ہیں کہ جنت کے قبے موتی کے ہیں اور ان کی مٹی مشک کی ہے۔ ہمارے نبی ﷺ کے جنت میں داخل ہونے کی حدیث مسلم میں ہے اور ثقہ و معتبر راویوں سے مروی ہے۔ ۴

وَ فِی لَیْلَةِ الْمَعْرَاجِ اَعْطِیَ مَنْصَباً
رَفِیْعاً مِّنَ التَّشْرِیْفِ لَیْسَ یُضَاهٰی

شب معراج صاحب معراج نبی مکرم ﷺ کو شرف و مجد کا وہ عظیم مرتبہ ملا جسکا کوئی مقابلہ نہیں۔

رَاٰی جَنَّةَ الْمَاوٰی وَمَا فَوْقَهَا وَلَوْ
رَاٰی بَعْضَ مَاراٰهُ سِوَاهُ لَتَاهَا

آپ نے جنت اور اس کے اوپر کے ایسے مناظر و مشاہد دیکھے کہ ان مسحور کن
مناظر کو اگر آپ کے علاوہ کوئی اور دیکھتا تو اسکے حواس گم ہوجاتے۔

فَمَا خَانَهٗ قَلْبٌ وَّلاَ بَصَرٌ طَغٰی
وَلاَ زَاغَ عَنْ اَشْیَاءَ کَانَ یَرَاهَا

جو مناظر آپ نے دیکھے دل نے اس کی تصدیق کی اور چشم مبارک ان مناظر
کے دیکھنے میں نہ کج ہوئی اور نہ آگے بڑھی۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حلیہ مبارکہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ میرے ہم شکل تھے، حضرت موسی علیہ السلام کی صفت میں فرمایا، وہ طویل قامت اور گندم گوں تھے۔ اور حضرت عیسی علیہ السلام کے حلیہ مبارک کے سلسلے میں فرمایا، ان کا قد درمیانہ اور بال گھنگھریالے تھے، اسی ضمن میں حضور نے داروغہ جہنم مالک کا بھی تذکرہ کیا۔ ا



معراج کی تاریخی سیر میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو ان کی اصل بارعب صورت میں بھی دیکھا اور ان کی صفت میں یہ بھی فرمایا کہ جبریل علیہ السلام کے پروں کی تعداد چھ سو ہے اور ان سے موتی اور یاقوت جھڑتے ہیں اور ان کی وسعتوں کا عالم یہ ہے کہ جبریل ان پروں سے افق آسمان کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ ۲

رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے، آپ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے فرمایا، یہ کیا بات ہے کہ میں جس آسمان پر پہنچا وہاں والوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور مسرت و شادمانی کا اظہار کیا علاوہ ایک فرشتہ کے، میں نے اسے سلام کیا اس نے جواب تو دیا اور خوش آمدید بھی کہا لیکن خوش نہ ہوا اور نہ ہنسا؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا، حضور! یہ داروغہ جہنم مالک ہے اپنی پیدائش سے لے کر اب تک اسے کبھی ہنسی نہ آئی اگر وہ کسی کے لئے ہنستا تو آپ کے لئے ہنستا۔ ا

ترمذی نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ ملائکہ کی جس جماعت کے پاس سے آپ کا گذر ہوا ان سب نے آپ سے عرض کیا کہ آپ اپنی امت کو پچھنے لگانے کا حکم ضرور دیں۔ ۲

سَرَیْتَ مِنْ حَرَمٍ لَّیْلاً اِلٰی حَرَمٍ
کَمَا سَرَی الْبَدْرُ فِیْ دَاجٍ مِّنَ الظُّلَمِ

آپ رات میں ایک حرم سے دوسرے حرم کے لئے اس طرح چلے جیسے
چودھویں رات کا چاند سخت تاریکی میں چلا کرتا ہے۔

وَبِتَّ تَرْقٰی اِلٰی اَنْ نِلْتَ مَنْزِلَةً
مِّنْ قَابَ قَوْسَیْنِ لَمْ تُدْرَکْ وَلَمْ تُرَمِ

آپ شب میں مدارج رفعت طے کرتے کرتے قاب قوسین کے مرتبہ کو پہنچے
جو نہ کسی کو ملا اور نہ کسی نے اس کا قصد کیا۔

وَقَدَّ مَتْکَ جَمِیْعُ الْاَنْبِیَاءِ بِهَا
وَالرُّسْلِ تَقْدِیْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰی خَدَمِ

آپ کوتمام انبیاء ورسل نے امامت کے لئے آگے بڑھایا اس طرح سے جیسے مخدوم کو خادمین پر آگے کیا جاتا ہے۔

وَاَنْــتَ تَـخْـتَـرِقُ السَّبْـعَ الطِّبَــاقَ بِهُـمِ

فِـىُ مَـوُكَـبٍ كُـنْـتَ فِيُـهِ صَـاحِـبَ الْعَلَمِ

آپ آسمان کے ساتوں طبقوں کو چیرتے ہوئے آگے بڑھے آپ کے ساتھ جو قافلہ تھا اس کے آپ صاحب پرچم اور قائد اعلیٰ تھے۔

**فصلّ اللهم على هذا النبي الكريم و أكرمنا بشفاعته آ مين**

پس اے اللہ اس نبی کریم ﷺ پر اپنا درود نازل فرما اور ہم سب کو آپ کی شفاعت سے بہرا ور فرما۔ آمین

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے چند مناظر خواب میں دیکھے، وہ بھی حق ہیں، ان خوابوں کو معتبر ائمہ نے اپنی اپنی کتابوں میں جگہ دی ہے۔ امام بخاری نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے، حضور نے فرمایا رات میرے پاس دو آنے والے آئے، انہوں نے مجھے اٹھایا اور کہا، چلئے میں ان کے ساتھ چل پڑا، ہم ایک لیٹے ہوئے شخص کے پاس پہنچے، وہاں ایک دوسرا شخص ایک بڑا پتھر لیے کھڑا ہے اور یکا یک وہ اس پتھر کو اس کے سر پر مارتا ہے اور اس پتھر سے اس کا سر چور چور کر دیتا ہے، پتھر نیچے کی طرف گرتا ہے، وہ پتھر کی طرف بڑھتا ہے اور اسے اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے، یہ شخص پھر اس کے پاس آتا ہے۔ اس کے آتے آتے اس کا سر پہلے کی طرح درست ہو جاتا ہے، پھر یہ شخص اس کو پہلے ہی کی طرح پتھر مارتا ہے حضور ﷺ فرماتے ہیں، میں نے ان فرشتوں سے پوچھا، سبحان اللہ! یہ دونوں کون ہیں؟ فرشتوں نے کہا آگے چلیں، پھر ہم آگے بڑھے اور ایسے شخص کے پاس پہنچے، جو چت لیٹا ہوا تھا اس کے پاس بھی ایک دوسرا شخص لوہے کی سلاخ لئے کھڑا تھا اور یکا یک وہ اس کے آدھے چہرے کو سلاخ سے اس طرح کھینچتا کہ اس کے جبڑے کو پھاڑ کر اس کی پیچھے کی گدی تک اور نرخرہ اور اس کی آنکھ کو بھی گدی

---

[1] البخاری: مرجع السابق ج۴،ص۲۱۹-۲۲۱



تک پہنچا دیتا، حضور ﷺ فرماتے ہیں۔ میں نے کہا سبحان اللہ! یہ کون ہیں؟ فرشتوں نے پھر مجھ سے کہا، آگے چلیں، پھر ہم آگے بڑھے اور ایسے مقام پر پہنچے جہاں تندور جیسی ایک عمارت تھی، وہاں ہم دیکھتے ہیں کہ شور وغل بپا ہے، حضور ﷺ فرماتے ہیں ہم نے اس میں جھانک کر دیکھا تو ہم دیکھتے ہیں کہ اس کے اندر ننگے مرد اور عورتیں ہیں اور آگ کے شعلے ان کے نیچے کی طرف سے آتے ہیں، جب یہ شعلے بڑھ کر ان کے پاس آتے ہیں یہ شور مچاتے ہیں حضور ﷺ فرماتے ہیں، میں نے ان فرشتوں سے کہا، یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا آگے چلیں، آگے چلیں، ہم اور آگے بڑھے اور خون جیسی سرخ نہر پر پہنچے، وہاں ہم دیکھتے ہیں کہ نہر میں ایک تیرنے والا تیرتا ہے اور ایک دوسرا شخص نہر کے کنارہ پر ہے جس نے بہت سارے پتھر جمع کر رکھے ہیں، جب وہ تیرنے والا تیر کر اس شخص کے پاس آتا ہے جس نے پتھر جمع کر رکھے ہیں اور اپنا منہ کھولتا ہے تو یہ شخص پتھر کا ایک لقمہ دے مارتا ہے، پھر وہ تیرنے لگتا ہے پھر واپس آتا ہے، جب جب یہ آتا ہے اپنا منہ کھول دیتا ہے اور دوسرا شخص اس کو ایک پتھر کا لقمہ دے مارتا ہے، حضور ﷺ فرماتے ہیں، میں نے فرشتوں سے کہا، یہ دونوں کون ہیں؟ فرشتوں نے کہا آگے چلیں، آگے چلیں، پھر ہم آگے بڑھے اور ایک ایسے شخص کے پاس پہنچے جو انتہائی بدشکل تھا، وہاں ہم نے یہ دیکھا کہ اس کے پاس آگ ہے جسے وہ بھڑکا رہا ہے، میں نے فرشتوں سے کہا، یہ کیا ہے؟ پھر ان فرشتوں نے کہا آگے چلیں، آگے چلیں، ہم اور آگے بڑھے اور ایک ایسے باغ میں پہنچے جو سبزے کی زیادتی کے باعث سیاہ تھا اور اس میں فصل بہار کی ہر طرح کی کلیاں کھلی ہوئی تھیں، اور اس باغ کے بیچ میں ایک دراز قد بزرگ ہیں کہ فضاء آسمان میں ان کے سر کی بلندی نظر نہ آتی تھی اور کیا دیکھتے ہیں کہ ان کے پاس اتنی زیادہ اولاد ہے جن کو میں نے کبھی نہ دیکھا تھا، حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں، میں نے فرشتوں سے کہا یہ کون ہیں؟ اور یہ کون لوگ ہیں، ان فرشتوں نے کہا، آگے چلیں، پھر ہم آگے بڑھے اور ایک اتنے بڑے باغ میں پہنچے کہ اس سے بڑا اور اچھا باغ میں نے کبھی دیکھا نہ تھا، ان فرشتوں نے کہا، اس میں آپ اوپر کی طرف جائیں، حضور ﷺ فرماتے ہیں، ہم اس کے بلند حصوں کی طرف بڑھے اور ایک ایسے شہر میں پہنچے جو سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنا ہوا تھا ہم اس شہر کے دروازہ پر



آئے اور دروازہ کھلوایا، دروازہ کھلا اور ہم اس میں داخل ہوئے، اس شہر میں ہم سے کچھ ایسے لوگ ملے جن کا آدھا جسم نہایت خوبصورت اور حسین تھا اور کچھ ایسے لوگ بھی ملے جن کا آدھا جسم انتہائی بدصورت تھا، حضور ﷺ فرماتے ہیں، فرشتوں نے ان سے کہا تم سب جاؤ اور اس نہر میں کود پڑو، حضور ﷺ فرماتے ہیں، ہم وہاں دیکھتے ہیں کہ سامنے ایک ایسی نہر بہہ رہی ہے جس کا پانی دودھ کی طرح سفید ہے، یہ لوگ گئے اور نہر میں کود پڑے، پھر ہمارے پاس اسے عالم میں واپس آئے کہ ان کی بدصورتی جاتی رہی تھی اور وہ خوبصورت ترین ہو چکے تھے۔

فرشتوں نے بتایا، "یہ جنت عدن" ہے اور یہ ہے آپ کی منزل، حضور ﷺ فرماتے ہیں، میری نگاہ اوپر اٹھی تو کیا دیکھتا ہوں کہ سفید بادل کی طرح ایک محل ہے، فرشتوں نے کہا: یہ آپ کی منزل ہے، میں نے فرشتوں سے کہا اللہ تعالیٰ تمہیں برکتیں عطا کرے، مجھے اس محل میں جانے دو؟ فرشتوں نے کہا، اس وقت نہیں۔ ہاں آپ اس میں ضرور داخل ہوں گے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں۔ میں نے فرشتوں سے کہا رات میں نے بڑی عجیب عجیب چیزیں دیکھیں، کیا تم بتا سکتے ہو یہ کیا چیزیں تھیں؟ فرشتوں نے عرض کیا، ہاں اب ہم ان کے بارے میں بتائیں گے۔

پہلا وہ شخص جس کے پاس سے آپ گزرے جس کا سر پتھر سے توڑا جا رہا تھا یہ وہ شخص ہے جو قرآن کریم دیا گیا لیکن اس پر عمل نہیں کیا اور فرض نماز سے غافل ہو کر سویا۔

دوسرا وہ شخص جس کا جبڑا توڑ کر اس کی گدی تک اور اس کا نرخرہ اور آنکھ کھینچ کر اس کی گدی تک پہنچا دی جاتی تھی، یہ وہ شخص ہے جو صبح کو اپنے گھر سے نکلتا ہے اور ایسے جھوٹ بولتا ہے جو دنیا کے گوشے گوشے تک پہنچ جاتا ہے۔

رہے وہ ننگے مرد اور عورتیں جو تندور جیسی عمارت میں تھے یہ سب زنا کار مرد وعورت ہیں۔

رہا وہ شخص جسے آپ نے نہر میں تیرتا اور منہ میں پتھر کے لقمہ کی مار کھاتے دیکھا ہے یہ سود خور ہے۔

---

[1] الطبری: مرجع السابق، الجزء الخامس عشر، ص:۷



رہا وہ بدشکل آدمی جو آگ کے پاس آگ بھڑکا رہا تھا اور اس کے گرد دوڑ رہا تھا وہ مالک، داروغہ جہنم ہے۔

رہے باغ کے دراز قد بزرگ تو یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور ان کے گرد جو اولاد تھی یہ وہ لوگ تھے جن کی موت اسلام پر ہوتی تھی، جب حضور ﷺ نے اسے بیان کیا، بعض صحابہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ اور مشرکین کی اولاد کا انجام کیا ہوگا؟ حضور ﷺ نے فرمایا۔ مشرکین کی اولاد وہ مشرکین کی اولاد ہیں۔ رہے وہ لوگ جن کا آدھا جسم اچھا اور آدھا جسم برا تھا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کبھی نیک عمل کیا اور کبھی برا عمل کیا، اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرما دیا۔[1]

سِـرُتَ مِـنُ مَّكَّةَ الى الْقُدُسِ لِلْعَرُشِ

الٰــى حيُــثُ شَـــاءَ ذُوالْآلَاءِ

آپ نے مکہ مکرمہ سے بیت المقدس ہوتے ہوئے عرش کی سیر کی پھر وہاں سے جہاں نعمتوں والے رب نے چاہا۔

بِبُـرَاقٍ لَّـوُ حَـاوَلَ الْبَـرُقُ ادُرَاكَ

مَـــدَاهُ لبـــاءَ بِـــالْاَعُيَـــاءِ

یہ سیر آپ نے اس براق سے فرمائی جس کی برق رفتاری کا عالم یہ تھا کہ برق بھی اس کی رفتار کے مقابلہ کی کوشش کرتی تو عاجز و درماندہ ہو جاتی۔

جُـزُتَ لَـمَّـا سَـرَيُـتَ يَـا بَـدُرُ لَيُلاً

سِدُرَةَ الـــمُـنُتَهٰـى مِنَ الْاِبُتِدَاءِ

اے بدر کامل رات کے مختصر عرصہ میں سدرۃ المنتہیٰ کو آپ نے عبور کیا اور یہ آپ کے اصل سفر کی ابتداء تھی

لَـمُ تَــزَلُ تَـرُتَـقِـىُ سَـمَـاءً سَـمَـاءً

لِـمَــحَـلٍّ خَلاَ عَــنِ الــرُّقَبَــاءِ

آپ مسلسل یکے بعد دیگرے آسمانوں سے گزرتے ہوئے ایسے مقام تک پہنچے جو رقیبوں سے خالی ہے

سِرِیْتَ بِالْجِسْمِ لِلسَّمٰوَاتِ وَالرُّوْحِ
وَ مَـرْقَـاکَ فَـوْقَ کُـلِّ ارْتِـقَـاءٖ

آپ جسم وروح دونوں کے ساتھ آسمانوں کی بلندیوں پر پہنچے اور آپ کا یہ اوپر کا سفر ہر بلندی کے سفر سے بالاتر ہے۔

وَتَسَـامَیْـتَ مُسْتَـرِیْ حَیْـثُ بَـارِی
الْـخَـلْـقِ یُـجْـرِیْ اَقْلَامَـہٗ بِـالْـقَـضَـاءِ

آپ اس مرکز سے بھی اوپر تشریف لے گئے جہاں خالق خلق اپنے قلموں سے فیصلے جاری کرتا ہے۔

ثُـمَّ اَوْحٰـی اِلَیْکَ رَبُّ الْبَـرَایَـا
اَیُّ سِـرٍّ فِـیْ ذٰلِکَ الْاِیْـحَـاءٖ

پھر رب کائنات نے آپ کو وحی کی، کتنے ہی راز ہیں اس وحی میں۔

امام طبری نے اپنی تفسیر "جامع البیان" میں فرمایا کہ نبی ﷺ نے معراج میں ایسے لوگوں کو بھی دیکھا جو ہر روز فصل لگاتے اور ہر روز فصل کاٹتے ہیں، اور جب بھی وہ فصل کاٹتے وہ اسی طرح لوٹ آتی جیسے کے پہلے تھی، نبی ﷺ نے حضرت جبریل سے ان کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا، یہ مجاہدین ہیں ان کی نیکیاں بڑھا کر سات سو گنا تک کر دی جاتی ہیں۔

اسی طرح نبی ﷺ نے معراج میں ایسے لوگوں کو بھی دیکھا جن کے سر پتھر سے توڑے جاتے ہیں اور جب ٹوٹ جاتے ہیں تو پھر پہلے کی طرح درست ہو جاتے ہیں اور سزا کی اس کارروائی میں کوئی کمی نہیں کی جاتی یعنی عذاب کا یہ سلسلہ پیہم جاری رہتا ہے ان لوگوں کے بارے میں حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور ﷺ کو بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کے سر فرض نماز سے بوجھل ہو جاتے تھے۔ اسی طرح نبی ﷺ نے ایسے لوگوں کو دیکھا جن کے آگے پیچھے پیوند لگے ہوئے تھے، وہ اس طرح چر رہے تھے۔

---

[1] العمری: مرجع سابق، ج۱، ص:۱۹۲

[2] الیعمری، محمد بن محمد بن سید الناس: عیون الاثر فی فنون المغازی والشمائل والسیر ۔مکتبہ دار التراث، المدینۃ المنورہ: ط۱، ۱۴۱۳ھ، ج۱، ص: ۲۴۲، ۲۴۳



جیسے اونٹ اور بکریاں چرتی ہیں، اور وہ جہنم کے پتھر کھا رہے تھے، نبی ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے ان کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مالوں کی زکوۃ ادا نہ کرتے تھے۔ اسی طرح کچھ ایسے لوگوں کا مشاہدہ کیا جن کے سامنے ہانڈی میں پکا ہوا گوشت تھا اور انہیں کے سامنے دوسری ہانڈی میں خبیث اور کچا گوشت تھا۔ یہ لوگ کچا اور خبیث گوشت کھا رہے تھے اور پاک پکا ہوا گوشت چھوڑ رہے تھے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے سید کائنات ﷺ کو ان کے بارے میں بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ انکے پاس جائز اور پاکیزہ عورتیں موجود تھیں مگر وہ خبیث عورتوں کے پاس جا کر زنا کی لعنت میں مبتلا ہوتے تھے، اسی طرح وہ عورت بھی جس کی شادی پاکیزہ مرد سے تھی مگر وہ خبیث مرد کے پاس جا کر زنا کی مرتکب ہوتی تھی۔ اور نبی ﷺ کا گزر راستے میں ایک ایسی لکڑی کے پاس سے ہوا جسکے پاس اگر کوئی کپڑا گزرتا تو اسے وہ لکڑی چاک کر دیتی یا کوئی شئے گزرتی اسے بھی چاک کر دیتی، حبیب ﷺ نے پوچھا! جبریل یہ کیا ہے؟ حضرت جبریل نے بتایا آپ کی امت کے وہ لوگ ہیں جو راستوں پر بیٹھتے اور راستہ کاٹا کرتے ہیں۔ پھر نبی ﷺ ایک ایسے شخص کے پاس آئے جو بہت زیادہ لکڑیاں جمع کر رہا ہے اور انھیں اٹھا نہیں پا رہا ہے اور زیادہ کرتا جا رہا ہے۔ نبی ﷺ نے پوچھا! جبریل یہ کون ہے؟ حضرت جبریل نے جواب دیا، یہ آپ کی امت کا وہ شخص ہے جسکے پاس لوگوں کی امانتیں ہوتیں اور وہ انکی ادائیگی پر قادر نہ ہوتا اور مزید جمع کرتا جاتا وہ انکو اٹھانا چاہتا ہے مگر اٹھا نہیں سکتا۔

اسی طرح شب معراج میں نبی ﷺ نے ایسے لوگوں کو بھی دیکھا جن کی زبانیں اور ہونٹ لوہے کی قینچی سے کاٹے جاتے تھے اور جب بھی کاٹ دیئے جاتے پھر دوبارہ صحیح ہو جاتے۔ اس سلسلہ میں کوئی کمی نہ آتی یہ سلسلہ برابر جاری رہتا، نبی ﷺ نے فرمایا جبریل! یہ کون ہیں، انھوں نے عرض کیا یہ آپ کی امت کے مقررین ہیں، فتنہ پرور مقررین یہ جو کہتے تھے اس پر خود عمل نہ کرتے تھے۔[1]

اسی طرح نبی ﷺ نے شب معراج میں ایسے لوگوں کا بھی مشاہدہ کیا جن کے منہ کھولے جاتے اور آگ کے گیندان کے منہ میں ڈال دیئے جاتے پھر یہ گیندان کے نیچے سے باہر نکل جاتے،

---

[1] النووی: مرجع سابق، المجلد التاسع، الجزء السابع عشر، ص: ۱۶۰



یہ وہ لوگ تھے جو یتیموں کا مال غلط طور سے کھاتے تھے۔

**اَلَّذِیْنَ یَاکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتَامٰی ظُلْماً اِنَّمَا یَاکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِھِم نَاراً وَّ سَیَصْلَوْنَ سَعِیْراً**

جو لوگ یتیموں کا مال ظلم کے ساتھ کھاتے ہیں وہ صرف اور صرف اپنے پیٹوں میں آگ کھاتے ہیں اور وہ جلد ہی بھڑکتی آگ میں داخل ہوں گے۔

**فصلّ اللهم على هذا النبي الكريم و أكرمنا بشفاعته آمين**

پس اے اللہ اس نبی کریم ﷺ پر اپنا درود نازل فرما اور ہم سب کو آپ کی شفاعت سے بہرہ ور فرما۔ آمین

## معراج کے سلسلے میں اہل مکہ کا موقف

معراج کے اس تاریخی معجزہ کا عظیم فائدہ یہ ہوا کہ اہل ایمان کو اس سے بڑی قوت ملی اور رب تعالیٰ نے مشرکین کے سامنے ایسی صورت حال پیدا کر دی کہ وہ ایک دوسرے سے سوال کرنے لگے اور معراج کو بعید از وقوع سمجھنے لگے، اس انکار کا ایک بڑا فائدہ یہ ہوا کہ یہ معراج جسمانی کے منکرین کے لئے حجت اور دلیل بن گیا، اس لئے کہ اگر یہ سیر صرف روح کی ہوتی یا خواب کا واقعہ ہوتا تو یقیناً کفار قریش اس کا انکار نہ کرتے۔

شب معراج کی صبح نبی ﷺ نے حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جب واقعہ معراج بیان کیا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ واقعہ آپ اپنی قوم کے سامنے نہ بیان کریں ورنہ وہ آپ کو اذیتیں دیں گے اور تکذیب کرینگے، ان کے جواب میں نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم میں انکے سامنے ضرور بیان کرونگا، پھر آپ مسجد حرام تشریف لے گئے آپ کے پاس سرغنہ کفر ابوجہل ملعون آیا اور آپ سے کہا، کیا کوئی خبر ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں ہے، پھر اس نے پوچھا کیا ہے، حضور ﷺ نے فرمایا رات مجھے سیر کروائی گئی، اس نے پوچھا کہاں کی سیر؟ حضور ﷺ نے فرمایا بیت المقدس کی سیر، تو پھر صبح آپ نے ہمارے درمیان کیسے گزاری؟ ابوجہل نے یہ جملہ مذاق اور اللہ تعالیٰ کی اس قدرت کے انکار میں کہا کہ بھلا اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو جسم وروح کے ساتھ یہ سیر کرا سکتا

---

[1] سورۃ المزمل آیۃ ۱۲، ۱۳ — [2] سورۃ التحریم آیۃ ۲

[3] النووی: المرجع السابق، ص: ۱۵۲ — [4] النووی: المرجع السابق، ص: ۱۵۶



ہے؟ اس کو نبی حبیب ﷺ نے جواب دیا ہاں ایسا ہی ہوا ہے، اس ملعون نے کہا، آپ کا کیا خیال ہے۔ میں اگر آپ کی قوم کو بلاؤں تو کیا آپ انکے سامنے بھی یہ بیان کر سکتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں ضرور اسکے بعد وہ اہل قریش کو آواز دینے لگا، قریش کے لوگ جب جمع ہو گئے تو نبی ﷺ نے ان کے سامنے واقعہ معراج اور اپنے مشاہدات بیان کئے، یہ سن کر ان کی حیرت واستعجاب کا یہ عالم ہوا کہ کوئی تو تالی بجاتا جا رہا ہے اور کوئی اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھے ہوئے ہے، ایک ضعیف الایمان تو ایسا بھی نکلا جو مرتد ہو گیا اور کچھ لوگ ورغلانے کیلئے رسول اللہ ﷺ کے محبوب صدیق اکبر سیدنا رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ لیکن سیدنا ابوبکر نے ایمان کی بات کہی، آپ نے فرمایا اگر آپ ﷺ نے یہ بات کہی ہے تو یقیناً سچ کہا ہے، اہل قریش نے کہا آپ اس واقعہ میں بھی ان کی تصدیق کرتے ہیں؟ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تو ان کی اس سے بھی بڑی چیز میں تصدیق کرتا ہوں، میں تو آسمان کی خبر پر ان کی تصدیق کرتا ہوں، اسی دن سے آپ کا لقب "صدیق" ہوا اور آپ جہنم سے آزاد فرما دئے گئے۔[1]

مشرکین مکہ نے رسول اللہ ﷺ کے بیان کی صداقت جانچنے کا ارادہ کیا اور انہوں نے نبی ﷺ سے مسجد اقصیٰ کے در و دیوار اور اوصاف کے بارے میں سوالات کئے، نبی کریم ﷺ نے شب معراج سے پہلے مسجد اقصیٰ کبھی دیکھی نہ تھی، اور ہر شخص جانتا ہے کہ ایک نظر دیکھنے والا کوئی بھی شخص اپنے مشاہدات کی تفصیلات نہیں بیان کر سکتا، مگر یہاں تو بات ہی کچھ اور تھی انکے خالق نے حجابات اٹھا دیئے اور مسجد اقصیٰ کو آپ کے پیش نظر کر دیا، آپ اسے دیکھتے اور ایک ایک جگہ اور ایک ایک دروازہ کی کیفیت بیان کرتے جاتے، نتیجہ کے طور پر کفار کو تسلیم کرنا پڑا کہ یہ کیفیت آپ نے صحیح صحیح بیان کر دی ہے بلکہ انکے علاوہ نبی ﷺ نے کچھ ایسی علامتیں بھی بتائیں جو آپ کی صداقت کی شاہد عدل ہیں۔ مثلاً ایک علامت یہ بیان کی کہ آپ کا گزر بنوفلاں کے قافلہ سے ہوا اس وقت یہ لوگ سفر پر روانہ ہو چکے تھے، آپ نے اہل قریش کو قافلہ کا مقام بتایا جب ابھی آپ بیت المقدس (شام) کے راستے میں تھے پھر واپسی میں مقام ضجنان کے قریب اس قافلہ کو پایا اسوقت یہ لوگ سو رہے تھے، انکے پاس پانی کا ایک برتن تھا اس کو انہوں نے کسی چیز سے ڈھک رکھا تھا، آپ نے ڈھکن ہٹا کر اس سے پانی پیا پھر اس کو

---

[1] النیسابوری: مرجع سابق، مجلد۴، ص: ۲۲۹۱ — [2] البخاری: مرجع سابق، مجلد۱، ص ۱۵

ڈھک دیا، نبی ﷺ نے مزید خبر دی کہ فلاں دن یہ قافلہ طلوع آفتاب کے وقت واپس پہنچ جائیگا، اس قافلہ کے آگے ایک خاکستر رنگ کا اونٹ ہوگا۔ پھر جب یہ دن آیا اہل قبیلہ اس قافلہ کے استقبال میں باہر نکلے، ان میں سے ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم یہ سورج طلوع کر رہا ہے اور دوسرے نے کہا اور یہ قافلہ بھی آ پہنچا، انہوں نے پھر قافلہ کے لوگوں سے ان چیزوں کے بارے میں پوچھا جن کی خبر مخبر صادق ﷺ نے دی تھی تو قافلہ والوں نے بعینہ وہی واقعات دہرائے جو حضور نے بیان کئے تھے۔ [2]

**فصلّ اللهم على هذا النبي الكريم و أكرمنا بشفاعته آمين**

پس اے اللہ اس نبی کریم ﷺ پر اپنا درود نازل فرما اور ہم سب کو آپ کی شفاعت سے بہرہ ور فرما۔ آمین

## جنت و دوزخ کے بعض مناظر قرآن و سنت کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو ایمان پر قائم رکھے اور ہمیں ان لوگوں میں شامل رکھے جو سید الانبیا ﷺ کے معجزات پر دل سے ایمان رکھتے اور زبان سے اقرار کرتے ہیں اور ان معجزات سے عمل کا ایسا راستہ نکالے جو اسے مقبول اور پسند ہو اور ہماری یہ بھی دعا ہے کہ وہ ہمیں جہنم، اس کی زنجیروں اور اس کی بیڑیوں سے دور رکھے، ہم یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اور ہماری نسلوں کو جہنم کے درخت تھوہڑ، گرم پیپ، جہنمی پیپ اور بھڑکتی آگ سے محفوظ رکھے اور ہمیں ان لوگوں میں شامل نہ کرے جن کے بارے میں صادق امین ﷺ نے خبر دی ہے کہ میری امت کے دو طرح کے لوگ جہنم میں ہوں گے، ایک تو وہ لوگ جن کے پاس گائے کی دم جیسے کوڑے ہوں اور وہ ان سے مارتے پھرتے ہوں اور دوسری وہ عورتیں جو لباس پہنے ہوئے بھی عریاں ہوں (جھکنے والیاں اور جھکانے والیاں) ان کے سر بخت اونٹ کے جھکے ہوئے کوہانوں کی طرح ہوں یہ عورتیں جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو پائیں گی۔ [1]

ہمیں اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ وہ ہمیں جہنم سے پناہ عطا کرے بلکہ ہمیں بار بار عرض

---

[1] الحنبلی، ابی الفرج زین الدین عبدالرحمٰن بن احمد ابن رجب ابن رجب الحنبلی: التخویف من النار والتعریف بحال دار البوار، دار الرشید، دمشق، ۱۴۰۴ھ، ص ۱۲۰۔۱۲۱۔۔۔۔۔وکذالک عن ابن المبارک فی کتابہ الزھد فیما رواہ نعیم بن حماد فی نسختہ زائد علی ما رواہ المروزی، نشر مجالس احیاء المعارف، ناسک (الھند)، ص:۹۶

[2] المرجع السابق، ص:۱۴۱ [3] المرجع السابق، ص:۱۲۱



کرنا چاہئے، اے اللہ ہمیں جہنم سے پناہ دے اے اللہ ہمیں جہنم سے پناہ دے اور اے اللہ ہمیں جہنم سے پناہ دے آمین۔ صحیحین، بخاری و مسلم کی روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اللہ عزوجل ان فرشتوں سے دریافت کرتا ہے جو ذکر اللہ کی محفلوں میں حاضر ہوتے ہیں، ان سے رب تعالیٰ سوال کرتا ہے، میرے بندے کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں۔ فرشتے عرض کرتے ہیں۔ وہ جہنم سے پناہ مانگتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ سوال کرتا ہے، کیا انہوں نے جہنم دیکھی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اگر انہوں نے جہنم دیکھی ہوتی تو اور شدت سے ڈرتے اور پناہ مانگتے۔ اسکے بعد اللہ عزوجل فرماتا ہے، اے فرشتو! میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انکو بخش دیا۔ اسلئے ہم سب اپنے ہاتھوں کو دعا کیلئے اٹھائیں اور عرض کریں۔

**رَبَّنَا اِنَّکَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَہٗ فَلاَ تُخْزِنَا یَا رَبَّنَا یَوْمَ الْمَعَادِ**

اے ہمارے پروردگار بے شک جس کو تو جہنم میں ڈالے گا اس کو یقیناً تو نے رسوا کر دیا اس لئے تو ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کرنا اے ہمارے رب۔

**رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰھُمَّ وَ قِنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ اللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ وَ نَسْتَجِیْرُکَ مِنَ الْجَحِیْمِ وَالنَّکَالِ**

اے ہمارے رب ہم ایمان لائے پس ہمارے گناہوں کو معاف فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا اور بادسموم کے عذاب سے بچا اے اللہ ہم تجھ سے جہنم کی پناہ چاہتے ہیں، اور دوزخ اور عذاب سے تیری امان مانگتے ہیں۔

تو نے فرمایا ہے۔

**اِنَّ لَدَیْنَا اَنْکَالاً وَّ جَحِیْماً وَّ طَعَاماً ذَا غُصَّۃٍ وَّعَذَاباً اَلِیْماً** [1]

بے شک ہمارے پاس ان کے لئے بھاری بیڑیاں اور بھڑکتی آگ ہے اور غذا ہے جو گلے میں پھنس جائے اور دردناک عذاب ہے۔

تو نے یہ بھی فرمایا اور تیرا فرمان حق ہے۔

---

[1] المرجع السابق، ص:۱۵۵ [2] البخاری: مرجع سابق، المجلد الرابع، ص:۲۳

[3] الالبانی، محمد ناصرالدین: صحیح الترمذی، المجلد الثانی: مرجع سابق۔ ص:۳۲۰



**یَاَیُّھا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُم نَاراً وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ** [2]

اے ایمان والو تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے۔

اس لئے یہ بھی دعا کرتے ہیں، اے رب تو نافرمانوں، جھٹلانے والوں، سودی کاروبار کرنے والوں، زناکاروں اور منافقین میں ہمیں شامل نہ فرما، بے شک تیرا فرمان حق ہے۔

**اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ** منافقین جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہونگے۔

میرے عزیز احباب آپ کو علم ہونا چاہئے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں جہنم کی گہرائی کے بارے میں بتایا ہے کہ اگر ایک پتھر جہنم میں پھینکا جائے تو ستر برسوں تک گرتا رہے گا اس کی تہہ تک نہ پہنچ سکے گا۔ [3] صحیح مسلم کی حدیث ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کافر کی ڈاڑھ اور سامنے کا دانت احد پہاڑ کی مانند کر دیا جائے گا اور اس کی جلد کی موٹائی تین دن کی مسافت کے برابر ہوگی۔ [4]

صحیح حدیث میں ثابت ہے، نبی ﷺ نے بیان فرمایا، (روز قیامت) ایک شخص لایا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا، اس کی آنتیں اس آگ میں باہر نکل آئیں گی اور یہ آدمی اس طرح گھومے گا جس طرح گدھا چکی میں گھوما کرتا ہے، اہل دوزخ اس کے گرد جمع ہو جائیں گے اور پوچھیں گے اے ابن فلاں تمہارا یہ حشر کیوں ہے؟ تم دنیا میں تو اچھائی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے تھے، وہ شخص جواب دے گا، ہاں ایسا ہی تھا مگر میں تم کو اچھائی کا حکم دیتا تھا مگر خود اس پر عمل نہ کرتا تھا اور تم کو برائی سے روکتا تھا مگر خود اس کا ارتکاب کرتا تھا۔ [1]

جیسا کہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا، میں نے جہنم کا مشاہدہ کیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اس میں زیادہ تر تعداد عورتوں کی ہے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ایسا کیوں ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: اپنی ناشکری کی وجہ سے، عرض کیا گیا: کیا وہ اللہ کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان فراموشی کرتی ہیں، فرمایا شوہر کی ناشکری کرتی ہیں احسان فراموشی کرتی ہیں اگر تم کسی ایک

---

[1] العسقلانی: مرجع سابق، المجلد الثالث عشر، ص:۲۷۲،۲۸۲،۳۸۲



کے ساتھ زمانہ بھر تک احسان کرتے رہو پھر اس نے ذرا سا بھی فرق دیکھا تو کہہ اٹھی، تم سے تو میں نے کبھی کوئی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔ [2]

اے ہمارے رب ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں، اے ہمارے رب ہمیں ان لوگوں میں شامل فرما جو بات کہتے اور سنتے ہیں تو اچھی بات پر عمل کرتے ہیں اور اے ہمارے رب ہم جہنم سے تیری پناہ چاہتے ہیں، کیوں کہ یہ بات ثابت ہے کہ دنیا کی آگ جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے۔

**لَوْ اَبْصَرَتْ عَیْنَاکَ اَھْلَ الشِّقَا**
**سِیْقُوْا اِلَی النَّارِ وَ قَدْ احْرَقُوْا**

اگر تمہاری نگاہ پڑ جائے ان بدبخت جہنمیوں پر جو جہنم میں جل رہے ہیں۔

**یَصْلَوْنَھَا حِیْنَ عَصَوْا رَبَّھُمْ**
**وَخَالَفُوْا الرُّسُلَ وَمَا صَدَقُوْا**

یہ وہ ہیں جو اپنے رب کی نافرمانی اور رسولوں کی مخالفت اور تکذیب کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوئے ہیں

**تَقُوْلُ اُخْرَاھُمْ لِاُوْلاَھُمْ**
**فِیْ لُجَجِ الْمُھْلِ قَدْ اُغْرِقُوْا**

جہنمیوں کا ایک طبقہ دوسرے سے کہے گا جب کہ یہ پیپ کی گہرائیوں میں ڈوبے ہوں گے۔

**وَقَدْ کُنْتُمْ حُذِّرْتُمْ حَرَّھَا**
**لٰکِنْ مِّنَ النِّیْرَانِ لَمْ تفْرّقُوْا**

تم کو اس آگ کی شدت سے ڈرایا گیا تھا مگر تم آگ سے ڈرے نہیں۔

**وَجِیْءِ بِالنِّیْرَانِ مَذْمُوْمَۃً**
**شِرَارُھَا مِنْ حَوْلِھَا مُحْرِقٗ**

اور جہنم کو تابع کر کے لایا جائے گا ایسے عالم میں کہ اس کے شعلے اپنے اردگرد کو جلا رہے ہوں گے۔

**وَقِیْلَ لِلنِّیْرَانِ اَنْ اَحْرِقِیْ**
**وَ قِیْلَ لِلْخُزَّانِ اَنْ اَطْبِقُوْا**

جہنم سے کہا جائے گا جہنمیوں کو جلاؤ اور ہر داروغہ جہنم سے کہا جائے گا جہنمیوں کو آگ میں بند کرو۔

صحیح روایت سے ثابت ہے کہ جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام "اثام" ہے، اس میں سانپ اور بچھو بھرے پڑے ہیں اور اس کے اندر کا بچھو خچر کے برابر ہے یہ بچھو آدمی کو ڈسے گا تو جہنم کی گرمی کی شدت کی وجہ سے اس کو ڈسنے کی تکلیف وٹیس محسوس نہ ہوگی۔[1]

جب کہ اس بچھو کا ڈسا ہوا آدمی اس کی تکلیف وٹیس چالیس برس تک محسوس کرتا ہے۔ اور ان بچھوں کے دانت کھجور کے لمبے درختوں کے برابر ہیں۔[2]

اس طرح جہنم میں ایک ایسی وادی ہے جو پیپ اور خون سے بہہ رہی ہے۔ اسی طرح جہنم میں ستر مرض ہیں اور ہر مرض جہنم کے حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔[3]

صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے، حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے عہد کر رکھا ہے کہ جس نے نشہ آور چیزیں استعمال کیں اس کو وہ طینۃ الخبال سے پلائے گا، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! طینۃ الخبال کیا چیز ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: اہل دوزخ کا پسینہ ہے یا اہل دوزخ کے پیپ وغیرہ کا نچوڑ ہے۔[1]

مسلم کی ایک اور حدیث ہے نبی ﷺ نے فرمایا: اہل دوزخ میں سب سے کم درجہ کا عذاب یہ ہوگا کہ جہنمی آگ کے دو جوتے پہنے گا اور ان جوتوں کی سوزش اور گرمی سے اُسکا دماغ کھول رہا ہوگا۔

اسی طرح صحیحین کی روایت ہے "جس شخص نے کسی لوہے کے آلہ سے خود کو مار کر خودکشی کی، تو اس کا یہ لوہا جہنم میں اس کے ہاتھ میں ہوگا جس سے وہ اپنے پیٹ کو چاک کرتا رہے گا اور اس حال میں وہ جہنم کے اندر ہمیشہ رہے گا اور جس نے پہاڑ سے گرا کر خودکشی کی وہ جہنم کی آگ میں اسی طرح ہمیشہ گرتا رہے گا۔[2]

یہ بھی حضور ﷺ سے ثابت ہے کہ روز قیامت دوزخ سے ایک گردن ظاہر ہوگی۔ اس کی دو دیکھتی ہوئی آنکھیں، دو سنتے ہوئے کان اور بولتی ہوئی زبان ہوگی۔ کہے گی میں تین پر مسلط کی گئی ہوں۔ سرکش جابر و ظالم قسم کے لوگ۔ ہر اس شخص پر جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو شریک



ٹھرایا۔ اور تصویر بنانے والوں پر۔[3]

صحیح روایت میں وارد ہوا ہے کہ جہنم کے اوپر پل نصب ہوگا اور اس پر سے سب سے پہلے حضرت مصطفیٰ ﷺ پار ہوں گے اور حضور ﷺ کی زبان پر اے اللہ میری امت کو سلامتی دے، اے اللہ میری امت کو سلامتی دے ہوگا۔

نبی کریم ﷺ سے اس پل کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے اس کا تعارف اس طرح کرایا، اس پل میں ٹیڑھے لوہے آنکس اور (جس پر گوشت لٹکاتے ہیں) سعدان کے کانٹے کی طرح ہوں گے اور وہ کتنے بڑے ہوں گے اسکا علم صرف اللہ عزوجل کو ہے۔ یہ آنکس لوگوں کو ان کے اعمال کے بموجب اچک لیں گے ان میں بعض وہ ہوں گے جن کو آگ کے آنکس ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے اور وہ جہنم میں گر جائیں گے اور بعض وہ ہوں گے جو نجات پائیں گے۔ اس پل سے مومن پلک جھپکتے گزرے گا یا بجلی کی طرح، یا ہوا کی طرح یا پرندوں کی طرح یا عمدہ گھوڑوں اور عمدہ سواریوں کی طرح، اس طرح مومن نجات پائیں گے اور کافر چوٹ و زخم کھاتے ہوئے جہنم میں گر جائیں گے۔ اس لئے ہم دعا کرتے ہیں اور باری تعالیٰ سے عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ ہماری گردنوں، ہمارے آباء اور ہماری ماؤں کی گردنوں کو جہنم سے آزاد فرما۔

جان لو اے اللہ کے بندو بے شک اللہ تعالی کرم کرتا ہے (پہچان کراتا ہے اپنے بندوں کی) اور رب تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیگا کہ جہنم سے ایسے لوگوں کو نکالو جو لا الہ اللہ کی شہادت دیتے تھے، فرشتے ایسے لوگوں کو سجدوں کے نشانات سے پہچانیں گے کیونکہ آگ کے لئے حرام ہے کہ انسان کے سجدوں کے نشان کو جلائے، چناچہ فرشتے ایسے لوگوں جہنم سے نکالیں گے۔

ہاں ایک شخص باقی بچے گا اس کا چہرہ آگ کی طرف ہوگا وہ اللہ سے دعا کرے گا کہ اس کا چہرہ آگ سے کسی اور طرف پھیر دیا جائے رب تعالیٰ اسکا چہرہ دوسری جانب پھیر دیگا۔ پھر وہ عرض کریگا مولی مجھے جنت کے دروازے سے قریب فرما دے، اللہ تعالیٰ اس کو جنت سے قریب فرمائے گا، پھر عرض کریگا، مولی! مجھے جنت میں داخل فرما، اللہ تعالیٰ اس کو اپنے فضل و کرم سے جنت میں داخل فرمائے



گا اور اس سے کہا جائے گا تم اپنی آرزؤں کا اظہار کرو وہ بندہ اپنی آرزوئیں ظاہر فرمائے گا پھر اس سے کہا جائے گا آرزو کرو پھر وہ اپنی آرزوئیں ظاہر کرے گا، یہاں تک کہ اس کی سب آرزوئیں پوری ہو جائیں گی۔ پھر اس سے کہا جائے گا یہ تمھارے لئے ہے اور اسی کی مثل اور بھی ہے۔ حدیث کے راوی حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ شخص جنت میں داخل ہونے والا آخری شخص ہوگا۔[1]

اے مولی ہم تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں۔

اے خدا کے بندو اسکا علم رکھو کہ جنت ہر مؤمن کی آرزو ہے یہ وہ مقام ہے جسے اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو محض اپنی رحمت سے عطا فرمائے گا اس لئے ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں اور عرض کرتے ہیں اے اللہ ہم تجھ سے جنت مانگتے ہیں، اور اس جنت کو معراج میں تیرے رسول نے بلا شبہ دیکھا ہے ہم تجھ سے جنت کا ریشم، سندس، استبرق، موتی اور اسکا مونگا مانگتے ہیں اے ہمارے رب ہم تجھے اس کے میوے، شہد، شراب اور اسکا دودھ مانگتے ہیں۔

ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں شفاعت عطا فرما اپنے دوست اور حبیب حضرت محمد ﷺ۔ تحقیق اے کریم تو نے ان سے اس مقام کا وعدہ کیا ہے۔ سچ کہا کسی نے۔

| | |
|---|---|
| ساد الانام محمد خیر الوری | بفضائل جلت عن الاحصاء |
| وجوامع الکلم التی ما نالھا | احد من الفصحاء والبلغاء |
| والی الخلائق کلھم ارسالہ | فشفی القلوب الجمة الادواء |
| ولہ الشفاعة والوسیلة فی غد | ومقامہ السامی علی الشفعاء |
| ویجیء یومئذ کما قد قالہ | انا راکب والرسل تحت لوائی |
| ولقد دنا من ربہ لما دنا | فی لیلة المعراج و الاسراء |
| سمع الخطاب بحضرة قدسیة | ما حلھا بشر من العظماء |

اے ہمارے رب تعالیٰ ہمارے حق میں اپنے حبیب ﷺ کی شفاعت قبول فرما، اور ان کے

---

دست مبارک سے ان کے حوض کوثر سے ہمیں جام کوثر پلا جس سے ہماری پیاس ہمیشہ کے لئے ختم ہو



جائے وہ حوض کوثر جس کے بارے میں مخبر صادق ﷺ نے خبر دی ہے کہ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، اس کی خوشبو مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے اور اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں، جس نے اس سے پی لیا اسے کبھی پیاس نہ لگے گی۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں میں جنت کی سیر کر رہا تھا کہ یکا یک میں ایک ایسی نہر سے گزرا جس کے دونوں کنارے کھوکھلے موتی کے قبے کے تھے میں نے کہا: جبریل (علیہ السلام) یہ کیا ہے؟ حضرت جبریل (علیہ السلام) نے عرض کیا: یہی وہ کوثر ہے جس کو آپ کے رب کریم نے آپ کو عطا کر دیا ہے، ہم وہاں کیا دیکھتے ہیں کہ اس کی زمین مشک اذفر کی ہے، اس لئے اے ہمارے رب کریم ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ ہمیں آب کوثر سے محروم نہ کرنا، اور ہمیں جنت میں داخل فرمانا، اس لئے کہ جنت میں وہ کچھ ہے جسے نہ آنکھوں نے دیکھا اور نہ کانوں نے سنا اور نہ ہی ان نعمتوں کے بارے میں کسی انسان کے حاشیہ خیال میں کچھ آ سکتا ہے۔

یہ بھی علم میں رہے کہ اکثر اہل جنت وہ ہوں گے جو دنیا میں غریب و نادار رہے ہوں گے، جنت کی زمین کی قیمت وحیثیت کا عالم یہ ہے کہ ایک کوڑے کے برابر زمین بھی دنیا و مافیہا سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔

جنت کے آٹھ دروازے ہیں، ایک کا نام "باب ریان" ہے اس سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے۔ جنت میں ایک ایسا سایہ دار درخت ہے جسکے سایہ میں سوار دو سو سال تک مسلسل چلتا رہے گا جب بھی اس کا سایہ ختم نہ ہوگا ہر انسان جب جنت میں داخل ہوگا اس کی لمبائی ساٹھ ہاتھ ہوگی اور جنت کی تحیت سلام ہوگا۔ پہلا قافلہ جو جنت میں جائے گا ان کی شکلیں چودھویں کے چاند کی مانند ہوں گی۔

اہل جنت کو جنت کے اندر نہ تھوکنے کی حاجت ہوگی نہ ناک صاف کرنے کی اور نہ قضاء حاجت کی، ان کے برتن سونے کے ہوں گے ان کی کنگھیاں سونے اور چاندی کی ہوں گی، خوشبو سلگانے کے برتن عود کے ہوں گے۔ یہ وہ عود ہے جس سے خوشبو سلگائی جاتی ہے، یہ بھی کہا گیا ہے کہ خوشبو سلگانے کے برتن عود کی خوشبو کے ساتھ سلگتے ہوں گے، ان کا پسینہ مشک کا ہوگا سارے جنتیوں کے دل ایک ہوں گے ان کے درمیان نہ اختلاف ہوگا اور نہ عداوت و کینہ ہوگا اور سارے جنتی صبح و شام

اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہوں گے، اے ہمارے رب! ہمیں تو ان میں شامل فرما۔ اور تو ہمیں جنت میں داخل کر بغیر حساب و کتاب کے۔ یا اللہ درود بھیج اس نبی کریم ﷺ پر اور ہمیں ان کی شفاعت سے مشرف فرما۔

**فصلّ اللهم على هذا النبي الكريم و أكرمنا بشفاعته آ مين**

پس اے اللہ اس نبی کریم ﷺ پر اپنا درود نازل فرما اور ہم سب کو آپ کی شفاعت سے بہرہ ور فرما آمین



## دعاء[1]

اے وہ ذات جس نے اپنے حبیب مصطفیٰ ﷺ کو سدرۃ المنتہیٰ سے آگے کی معراج کرائی، ہم تجھ سے اس خیر کا سوال کرتے ہیں جس کو تیرے حبیب ﷺ نے تجھ سے مانگا اور ہم ان چیزوں کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں جن سے تیرے حبیب ﷺ نے پناہ مانگی، مزید تجھ سے سوال کرتے ہیں، جس طرح تو نے اپنے رسول کریم ﷺ کو معراج کے ذریعے اپنے سے قریب کیا اور ہم کو نماز کا تحفہ عطا فرمایا تاکہ یہ نماز ہم کو تجھ سے قریب کرے، اس لئے کہ بندہ جب سجدہ میں ہوتا ہے تو تجھ سے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے، اے اللہ ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ تو ہماری نمازیں، ہمارے رکوع، ہمارے سجدے، خشوع، رونا، امید، دعاء، روزے زکوۃ اور ہمارے حج قبول فرما۔ اے اللہ تعالیٰ تو ہمارا پروردگار ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، تو نے ہمیں پیدا کیا، ہم تیرے ناتواں بندے ہیں، ہمیں اپنی کوتاہیوں کا اعتراف ہے۔ ہم تجھ کو گواہ بنا کر کہتے ہیں "**لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ**" ہم اس کلمہ عالیہ کو تیرے پاس امانت رکھتے ہیں، اور ہم تجھ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں اسی کلمہ پر زندہ رکھ، اسی پر موت دے اور اسی پر دوبارہ زندہ فرما۔ اے اللہ ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اپنے کئے کے شر سے، تو ہمیں بخش دے، تیرے سوا ہمارے گناہوں کا کوئی بخشنے والا نہیں، اے اللہ کریم ہم نے اپنی جانوں کو تیرے حوالے کر دیا اور اپنا معاملہ تجھ کو سونپ دیا، ہم تیرے بھیجے ہوئے نبی ﷺ پر اور تیری نازل کی ہوئی کتاب پر ایمان لائے، ہم تیری جناب میں عرض کرتے ہیں کہ تو ہمارے دلوں میں بھی نور کر دے، ہماری نگاہوں میں بھی نور، ہمارے کانوں میں بھی نور، ہمارے دائیں نور ہمارے بائیں نور، ہمارے اوپر نور ہمارے نیچے نور اور ہمارے آگے بھی نور کر دے۔

اے اللہ پاک ہم غم و حزن، عاجزی و نیستی، بخل و حسد، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلط غلبہ و قوت سے تیری پناہ چاہتے ہیں، اے اللہ ہم تجھ سے قبر اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

[1] یہ دعائیں قرآن و حدیث سے منتخب کی گئی ہیں



اِلٰھِیُ اَحُزَانُ قَلُبِیُ لاتَزُوُلُ
حَتّٰی ابَشَّرَ بِالُقُبُوُلِ

اے اللہ جب تک قبولیت کی بشارت نہیں ملتی میرے دل کے غم و حزن زائل نہیں ہو سکتے۔

وَارٰی کَتَابِیُ بِالُیَمِیُنِ
وَ تقَرَّ عَیُنِیُ بِالرَّسُوُلِ

اور جب تک میں اپنی کتاب اپنے داہنے ہاتھ میں نہ دیکھ لوں اور میری نگاہ رسول کریم ﷺ کے دیدار سے ٹھنڈی نہ ہو جائے اس وقت تک میرے غم ٹل نہیں سکتے۔

اِلٰھِیُ نِیُرَانُ قَلُبِیُ فِی اشُتِعَالٍ
مِنُ خَوُفِ رَبّیُ ذِی الُجَلاَلِ

اے خدا میرے دل کی آگ میرے رب ذوالجلال کے خوف سے بھڑک رہی ہے۔

فَارُحَمُ وَسَامِحُ یَا کَرِیُمُ
وَاغُفِرُ ذُنُوُباً کَالُجِبَالِ

اے کریم مہربانی فرما اور درگزر فرما اور پہاڑوں جیسے ہمارے گناہ معاف فرما۔

یَا رَبِّ قَدُ اَکُرَمُتَنَا
بِاللُّطُفِ قَدُ عَامَلُتَنَا

اے ہمارے رب تو نے ہمیں عزت عطا کی اور ہمارے ساتھ لطف و کرم کا معاملہ کیا۔

رَغُمَ الُخَطَایَا وَالذُّنُوُبِ
فَارُحَمُ بِجُوُدِکَ ضَعُفَنَا

ہمارے گناہوں اور خطاؤں کے باوجود اپنی فیاضی و کریمی سے ہماری ناتوانی پر رحم فرما۔

یَا رَبِّ فَاغُفِرُ یَا کَرِیُمُ
وَاقُبَلُ بِعَفُوِکَ یَا رَحِیُمُ

اے اللہ کریم ہمیں بخش دے، اے رحیم اپنے عفو و درگزر سے قبول فرما۔



مِنُ تَائِبٍ یَّخُشَی الذُّنُوُبَ
وَمُعَاھِدٍ اَنُ یَّسُتَقِیُمَ

ایسے تائب سے جو گناہوں سے ڈرتا ہے اور ایسے معاہد سے جو استقامت چاہتا ہے۔

وَالُعَیُنُ تَبُکِیُ فِیُ خُشُوُعٍ
مِنُ خَشُیَةٍ بَیُنَ الضُّلُوُعِ

آنکھ جھکی ہوئی روتی ہے اس خوف سے جو پہلوؤں کے بیچ پنہاں ہے۔

لِلّٰهِ رَبِّ الُعَالَمِیُنَ
اَلُقَلُبُ دَوُماً فِیُ وُلُوُعٍ

سارے عالم کے پروردگار اللہ کے لئے دل ہمیشہ وارفتگی میں ہوتا ہے

فَاَعُطِنَا اَللّٰهُمَّ صَبُرًا
یُبَلِّغُ النَّفُسَ مُنَاھَا

اے اللہ ہمیں ایسا صبر عطا فرما جو نفس کو اس کی آرزوؤں تک پہنچا دے۔

وَھَبِ الُاِسُلاَمَ نَصُرًا
عَنُ یَّدَیُنَا لایُضَاھٰی

اور ہمارے ہاتھوں اسلام کو بے مثال فتح و نصرت عطا فرما۔

رَبِّ اِنَّ اُلَارُضَ نَائِتُ
تحتَ اَثُقَالِ شِقَاھَا

اے میرے رب زمین گناہوں کے بوجھ سے بوجھل ہو چکی ہے۔

وَالٰی عَطُفِکَ جَائَتُ
تَرُتَجِیُ اَلُیَوُمَ شِفَاھَا

تیری مہربانی کے لئے آئی ہوئی ہے آج تجھ سے شفا کی امید باندھے ہوئے ہے

فَامُحُ بِالُقُرانِ عَنُھَا

ظُلْمَةً عَمَّ دُجَاهَا

اس لئے تو قرآن کے ذریعہ اس زمین پر پھلی ہوئی تیرگی کو کافور کردے۔

وَانِرْ بِالْحَقِّ مِنْهَا

اَعْيُناً طَالَ عَمَاهَا

اورحق کی روشنی سے ان آنکھوں کو روشن کردے جو زمانہ سے بے نور ہیں۔

اے اللہ تیرے ہر اسم مبارک کے صدقہ وطفیل جس کو تو نے اپنے لئے منتخب کیا یا جس کو تو نے اپنی کتاب میں نازل کیا یا کسی کو تو نے اس اسم کا علم دیا یا وہ جس کو تو نے اپنے پاس علم غیب میں رکھا، ان سب اسماء حسنیٰ کا وسیلہ سے ہم دعاء کرتے ہیں کہ تو قرآن کریم کو ہمارے دلوں کی فصل بہار ہمارے سینوں کا نور اور ہمارے غموں کا مداوا بنادے۔اے اللہ قرآن کا جو حصہ ہم بھول گئے اسے دوبارہ ہمیں یاد دلا اور جس کا ہمیں علم نہیں اس کا ہمیں علم عطا فرما، اور شب و روز کے لمحات میں قرآن پاک کی تلاوت کی توفیق بخش، اس طریقہ پر جس سے تو خوش رہے، اے اللہ پاک مسلمان مرد وعورت سب کو بخش دے خواہ وہ زندہ ہوں یا دنیا سے رخصت ہو چکے ہوں، بچوں اور بچیوں کو ہدایت دے، ہر مقروض مرد وعورت کو بار قرض سے سبکدوش فرما، ہر غم زدہ مرد وعورت کو غم سے نجات دے اور اپنے فضل سے ہر غریب مرد وعورت کی مدد فرما، اور قیدی مرد وعورت کو قید سے رہائی عطا فرما۔

اے اللہ پاک! ہماری اولاد کو منشیات کی لعنت اور بربادی سے محفوظ فرما اور ان کو اپنے پوشیدہ لطف وکرم سے اپنی حفظ وامان میں لے کہ تو ہی خوفزدہ کی امان ہے، اے اللہ کریم! ہمارے بیٹوں بیٹیوں کو برے ساتھیوں سے دور رکھ، اور ان کو دنیا وآخرت میں کامیاب فرما، ہر امتحان وآزمائش میں تو ان کا مددگار اور ہر اہم معاملہ میں ان کا ناصر ہو جا اور ان کو اچھے ساتھی مہیا فرما، جو ان کو تیری اطاعت اور فرمانبرداری کی طرف لے جائیں اور ان کو جنت سے قریب کریں، اے اللہ کریم! ہماری اولاد کو اپنا نافرمان، اپنے نبی کریم ﷺ کا بے وفا اور اپنی کتاب کی تکذیب کرنے والا نہ بنا۔اے خوف میں مبتلا مرد وعورت کی امان! تو ہمارے والدین کو بخش دے، ان سے راضی ہو جا اور ان کو ہم سے راضی کردے۔اے اللہ تعالیٰ! ہمیں ان کی رضا عطا فرما، اے اللہ کریم! ہمیں ان کی رضا عطا فرما اور ہم کو ان کا بے وفا نہ بنا۔



اے مولیٰ کریم! ان کی ضیافت کو پروقار بنا، ان کے درجات کو بلند فرما، ان کی خطاؤں سے درگزر فرما، ان کے احسان کا بدلہ احسان اور خطاؤں کے عوض بخشش عطا فرما۔اے اللہ کریم! ہمارے گناہ بخش دے، ہمارے عیبوں پر پردہ ڈال، ہمارے دلوں کو پاکیزہ بنا، ہمیں صبر جمیل عطا فرما، اپنے سارے بندوں کو صحیح راستہ پر چلا اور سارے اطراف عالم میں مجاہدین کی مدد ونصرت فرما، اے اللہ کریم! جہاد کے جھنڈے کو بلند فرما اور ہم کو شہادت کا شوق عطا فرما، اے مولیٰ کریم! ہمارے قبلہ اول اور ہمارے نبی کریم ﷺ کے سفر معراج کی ایک منزل مسجد اقصیٰ کو ہمیں واپس کردے اور بدکار اور غدار یہودیوں اور صہیونیوں کی گندگی سے اسے پاک فرما دے۔اے اللہ کریم! زمین کے مشرق اور مغرب میں تمام ہمارے مسلم بھائیوں کا تو مددگار اور ناصر بن جا۔اے مولیٰ کریم! جو مسلمانوں کے ساتھ شر وفساد کا ارادہ کرے خواہ وہ اہل حرب ہوں، یہودی ہوں، صہیونی ہوں، نصرانی ہوں، مجوسی ہوں یا ان کے ہم نوا ہوں، ان سب کو تو تباہ وبرباد کردے، اے مولیٰ کریم انہوں نے جیسا کچھ مسلمانوں کے ساتھ سلوک کیا، ویسا ہی کچھ تو ان کے ساتھ سلوک فرما اور ان ظالموں کو مسلمانوں کے لئے آسان مال غنیمت بنا دے، اے مولیٰ کریم! ان کے جھنڈوں کو سرنگوں کردے، ان کے گھروں کو برباد کردے اور ان کی عورتوں کو بیوہ کردے۔اے مولیٰ کریم! ان کو اپنی گرفت میں لے لے، یہ لوگ تجھ کو عاجز نہیں کر سکتے، اے اللہ ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں جس کے سبب سے تو اپنے مومن بندوں کو ثابت قدم رکھتا ہے اور جس سے ملحد کافروں کو ذلیل وخوار کرتا ہے۔اے مولیٰ کریم! ہمارے دشمنوں کی امید کے وقت کو ختم کردے اور ان کی طاقت اور ان کے شیرازہ کو بکھیر دے، ان کی تدبیروں کو الٹ دے، ان کے حالات کو دیگرگوں کردے، ان کی موتوں کو قریب اور ان کی عمروں کو گھٹا دے، ان کے قدموں کو متزلزل کردے، ان کے افکار کو بدل دے ان کی امیدوں پر پانی پھیر دے ان کی بنیاد کو خراب کردے اور ان کے نشانوں کو بھی مٹا کر رکھ دے اس حد تک کہ ان کا کچھ باقی نہ رہ جائے اور ان کا کوئی محافظ نہ رہ جائے، ان کو آپس میں ہی الجھا دے اور ہمہ وقت ان کے اوپر اپنے انتقام کی بجلی گراتا رہے، ان کو تو سختی کے ساتھ پکڑ لے اور ان کو اپنی گرفت میں لے لے اس طرح جس طرح کوئی با اقتدار اور غالب اپنے مغلوب کو اپنی گرفت میں لے لیتا ہے اور کوئی طاقت اور کوئی قوت نہیں مگر بلندیوں اور عظمتوں والے اللہ سے ہے۔



اے اللہ! ہم تجھ کو ان کے سینوں اور گردنوں پر غالب سمجھتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں، اے یوم جزاء کے مالک! ہم تیری ہی عبادت کریں اور ان کے خلاف تجھی سے مدد چاہیں، اس لئے تو ان کو تباہ وبرباد کردے اور ان کو ذرات بنا کر اڑا دے، آمین ثم آمین، آمین، یا اللہ یا اللہ یا اللہ دنیا وآخرت میں ہم پر پردہ رکھ۔بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اے اللہ کریم! ہم طاقت وقوت سے بری ہیں اور تیری ہی طاقت وقوت سے مدد چاہتے ہیں، اے اللہ تعالیٰ ہماری پردہ پوشی فرما اور ہمارے دین ودنیا، اہل وعیال، مال واولاد اور ہمارے احباب ومخلصین کی حفاظت وصیانت فرما اس پردہ پوشی کے ساتھ جس سے تو نے اپنی ذات کو پوشیدہ رکھا ہے اس طرح کہ کوئی آنکھ تجھے نہیں دیکھ سکتی اور کوئی ہاتھ تجھ تک نہیں پہنچ سکتا، اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہم کو ظالموں سے چھپا لے، اے مہربانوں میں سب سے بڑے مہربان ہم کو ظالموں سے چھپا لے، اپنی قدرت سے اے قوی اے طاقت والے اے سب سے زیادہ مہربانی کرنے والے ہم تجھی ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

اے اللہ کریم! اے سب سے پہلے مدد کو پہنچنے والے، اے آواز کے سننے والے، اے موت کے بعد ہڈیوں پر گوشت پوشت چڑھانے والے، ہماری مدد فرما اور دنیا کی ذلت اور آخرت کے عذاب سے ہم کو محفوظ فرما، اے ہمارے معبود تیری سخا کے سمندروں کا بس ایک قطرہ ہمیں کافی ہے اور تیرے عفو ودرگزر کا ایک ذرہ ہماری نجات کے لئے وافی ہے، اے ہمارے پروردگار ہمیں وہ عمل عطا فرما جس سے تو خوش ہو جائے، اے اللہ پاک! ہمارے اچھے اعمال کو آخری اعمال اور ہمارے اچھے دن کو اپنی ملاقات کا دن قرار دے، اے اللہ تعالیٰ جو ہم سے دشمنی کا بدلہ دے اور جو ہمارے ساتھ مکر وفریب کرے اس کو اس کا بدلہ دے اور جو ہم پر زیادتی کرے اس کو تباہ وبرباد کردے اور جو ہمارے لئے جال بچھائے اس کو اپنی گرفت میں لے لے اور جو ہمارے خلاف آگ لگائے اس کی آگ کو بجھا دے اور دین ودنیا کے اہم معاملات میں ہماری کفایت ومدد فرما، اے اللہ کریم ہم سے ہر تنگی دور فرما اور ہماری طاقت سے زیادہ ہم پر بوجھ نہ ڈال اور اپنی نہ سونے والی آنکھ سے ہماری نگہبانی فرما اور ہماری زندگی کو مشقت نہ بنا، اے اللہ تعالیٰ ہماری دعائیں قبول فرما اور ہمارے دلوں میں بس تیری ہی محبت ہو



فصل اللهم على سيدنا محمد النبى الممجد و على اله وصحبه صلاة ليس لها حد والحمد لله الواحد الفرد الصمد

فصلّ اللهم على هذا النبي الكريم و أكرمنا بشفاعته آمين

پس اے اللہ اس نبی کریم ﷺ پر اپنا درود نازل فرما اور ہم سب کو آپ کی شفاعت سے بہرہ ور فرما۔آمین

## والدین کی بھلائی کیلئے انس پیدا کرنے والی دعا

تمام حمد اس اللہ کریم کے لئے جس نے ہمیں والدین کا شکر ادا کرنے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا اور جس نے ان کی فرمانبرداری کو غنیمت جاننے اور ان کے ساتھ حسن برتاؤ کرنے کی ہمیں ترغیب دی اور جس نے ان کی تعظیم واحترام کی خاطر ان کے لئے رحمت کے بازو پھیلانے کا حکم دیا اور جس نے ہمیں ان کے ساتھ مہربانی کرنے کی وصیت کی۔جیسا کہ انہوں نے بچپن میں ہماری پرورش کی۔

اے اللہ کریم! ہمارے والدین پر مہربانی فرما۔اے مولیٰ کریم تو ان کو بخش دے اور ان کو ایسی رضا دے جس سے ان کو تو اپنی ساری خوشیاں عطا کرے اور جس رضا سے تو ان کو اپنے فضل وامان کے گھر اور اپنی بخشش وعفو کے مقامات پر تو ان کو بسائے اور جس رضا سے تو ان کے اوپر اپنے فضل و احسان کی بارش برسائے۔

اے اللہ تعالیٰ! ان کو ایسی جامع مغفرت فرما جس سے ان کے پچھلے بوجھ اور ان کی غلط روی کو مٹا دے اور ان پر ایسی رحمت نازل فرما جس سے تو ان کی قبر کی خوابگاہ کو روشن کردے اور جس رحمت سے تو ان کو امان دے دے خوف والے دن ان کے دوبارہ زندہ ہونے کے وقت۔ہمارے طفولیت کے دنوں میں جس طرح وہ ہم پر شفقت کرتے تھے، اے مولیٰ اے رب ان کی کمزوری کے دنوں میں تو ان پر شفقت فرما، جس طرح وہ ہماری ناتوانی میں ہم پر مہربانی کرتے تھے۔اے مولیٰ کریم! اسی طرح تو ان کی ناتوانی پر کرم فرما! جس طرح ہم اپنی ناتوانی میں ان کے مجبور محض تھے اب وہ تیرے پاس مجبور محض ہیں ان کی اس مجبوری پر رحم فرما جس طرح وہ ہمارے بچپن کے دنوں میں ہم پر لطف وکرم کرتے تھے۔اے مولیٰ کریم! تو بھی اب ان پر لطف وکرم فرما۔اے اللہ پاک! اس محبت کو جس کو تو نے ان کے

دلوں میں اتارا ہے اس کی تو حفاظت فرما اور اس شفقت کی بھی حفاظت فرما جسے تو نے ان کے سینوں میں بھری ہے اور اس لطف وکرم کی بھی حفاظت فرما جسے تو نے ان کے اعضاء میں پیوست کیا ہے۔ ہماری نگہداشت و پرداخت کے سلسلے میں جو وہ کوشش کرتے تھے اس کا بھی ان کو اچھا صلہ عطا فرما اور وہ محبت وشفقت جو ہماری پرورش کے سلسلے میں وہ کرتے تھے ان کو ضائع نہ فرما اور ہمارے لئے جو وہ تگ ودو کرتے تھے اور جو ہماری دیکھ بھال کرتے تھے ان سب کا ان کو بہترین صلہ عطا فرما، ایسا افضل صلہ جو اچھے محنتی اور ناصح نگہبان کو تو عطا کرتا ہے۔ اے اللہ کریم! انہوں نے ہمارے ساتھ جو احسان کیا اس سے کئی گنا ان کو صلہ عطا فرما اور ان کی طرف نظر رحمت فرما جس طرح وہ ہماری طرف نظر رحمت کرتے تھے۔ اے مولی کریم! ہماری پرورش کے سلسلے میں مصروفیت کے سبب انہوں نے تیرے حق عبادت میں جو کمی کی ہے یہ کمی اپنے فضل سے تو پوری کر دے اور ہماری خدمت میں مشغولیت کے باعث تیرے حق خدمت کی ادائیگی میں جو انہوں نے کوتاہی کی ہے اس کو تو درگزر فرما اور ہماری خاطر حصول معاش کے سلسلے میں جن شبہات کے وہ مرتکب ہوئے ہیں ان کو تو معاف فرما۔ اور ہم سے فطری محبت کی وجہ سے اگر انہوں نے کبھی ہماری جانب داری کی ہے تو اے مولی کریم ان سے اسکا مواخذہ نہ فرمانا، ہماری پرورش کے سلسلے میں تگ ودو اور جدوجہد کے دوران ان سے جو زیادتیاں ہوئی ہیں ان کو رفع دفع فرما اور قبر کی منازل میں ان کے ساتھ ایسا لطف وکرم کا معاملہ فرما جو کچھ انہوں نے اپنی زندگی میں ہمارے ساتھ کیا تھا۔

اے اللہ کریم! جن طاعتوں کی تو نے ہمیں ہدایت دی اور جن نیکیوں کے کرنے کا تو نے ہمیں موقع دیا اور عبادتوں اور قربتوں کی تو نے ہمیں توفیق دی ان کے واسطے سے ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ ان عبادتوں کا ایک معتد بہ حصہ ان کے لئے کر دے اور جو ہم سے خطائیں اور برائیاں ہوئیں اور ہمارے اوپر جو ضرر ونقصان عائد ہوا ان میں سے کچھ بھی ان کو لاحق نہ فرما اور ہمارے گناہوں سے کوئی گناہ ان پر نہ ڈال۔

اے اللہ کریم! جس طرح تو نے دنیا میں ہمارے ذریعہ ان کو خوشی بخشی اسی طرح وفات کے بعد بھی ہمارے ذریعہ ان کو خوشی عطا فرما۔

اے اللہ ہماری ایسی کوئی خبر جس سے ان کو دکھ ہو ان تک نہ پہنچا اور ان کے اوپر ہمارے گناہوں کا کوئی بوجھ نہ ڈال، وہ رسوا کن فعل جو ہم کر گزرتے ہیں اور وہ برائیاں جن کا ہم ارتکاب کر بیٹھتے ہیں عالم برزخ واموات میں ان کے ذریعہ ان کو رسوا نہ فرما اور روحوں کی دنیا اور ان کے باہم ملنے کے مقام پر جب نیک لوگ اپنی نیک اولاد کے عمل سے خوش ہوں ایسے وقت میں ہمارے والدین کو ہمارے اعمال سے مسرور کر دے اور جو ہم برے عمل کر جاتے ہیں تو ان کی وجہ سے ان کو مقام ذلت پر کھڑا نہ کرنا۔

اے اللہ کریم! جو ہم نے تلاوت کی اور اس تلاوت کو تو نے برگزیدہ کیا اور جو نماز پڑھی جس کو تو نے قبول کیا اور جو ہم نے صدقہ کیا جسے تو نے بڑھایا اور ہم نے جو بھی نیک اعمال کئے جنھیں تو نے پسند کیا، ان کے وسیلہ سے۔ اے اللہ تعالیٰ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ ان نیک اعمال میں سے زیادہ تر عمل ہمارے والدین کے لئے کر دے اور ان کا بیشتر حصہ ان کے حصہ میں کر دے اس لئے کہ تو نے ان کے ساتھ حسن سلوک کا ہمیں حکم دیا ہے اور ان کا شکر ادا کرنے کی ہمیں تلقین کی ہے اور حق تو یہ ہے کہ تو ہی ان سے یہ حسن سلوک ہم سے زیادہ بہتر اور اپنے تمام بندوں سے کہیں زیادہ کر سکتا ہے۔

اے اللہ کریم! اس دن جس دن گواہ گواہی دیں گے اس روز ہم کو ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنا اور ہماری طرف سے اس روز ان تک بہت اچھی پکار ونداء پہنچے اور ان کو ان آباء میں سے بنا جو اپنی اولاد پر فخر کیا کرتے ہیں تا آنکہ تو ہم کو، ان کو اور تمام مسلمانوں کو اپنی جنت میں اکٹھا کر دے، وہ جنت جو تیرے اعزاز کا گھر، تیری رحمت کی منزل اور تیرے دوستوں کا مقام ہے، ان لوگوں کے ساتھ جن پر تو نے احسان کیا یعنی انبیاء کرام علیہم السلام، صدیقین، شہداء اور صالحین اور یہ لوگ کتنے اچھے ساتھی ہیں، یہ محض اللہ کا فضل ہوگا اور اللہ ہی علم والا ہے۔

"سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ"

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وِصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْماً کَثِیْرًا

فصلّ اللهم على هذا النبي الكريم و أكرمنا بشفاعته آ مين

پس اے اللہ اس نبی کریم ﷺ پر اپنا درود نازل فرما اور ہم سب کو آپ کی شفاعت سے بہرہ ور فرما

آمین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# حضور پرنور سید عالم ﷺ کے دس خصائص اور ان کے فوائد

| | |
|---|---|
| (۱)مَا وَقَعَ ظِلّہٗ علی الاَرضِ | آپ کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا۔ |
| (۲)لَمْ یَجْلِسِ الذُّبَابُ عَلَیْہِ قَطُّ | آپ پر کبھی مکھی نہیں بیٹھی |
| (۳)مَا ظَھَرَ بَوْلُہٗ عَلَی الاَرْضِ | آپ کا بول مبارک کبھی زمین پر ظاہر نہیں ہوا |
| (۴)لَمْ یَحْتَلِمْ قَطُّ | آپ کو کبھی احتلام نہیں ہوا۔ |
| (۵)لَمْ یَتَثَاؤَبُ قَطُّ | آپ کو کبھی جمائی نہیں آئی۔ |
| (۶)لَمْ یَھْدِبْ دَابۃٌ رَکَبَھَا قَطُّ | آپ جس جانور پر سوار ہوئے وہ کبھی نہیں بھاگا۔ |
| (۷)تنامُ عَیْنُہٗ وَلاَ یَنامُ قَلْبُہٗ قط | آپ کی آنکھیں سوتی ہیں دل کبھی نہیں سوتا۔ |
| (۸)وُلِدَ مَخْتُوْناً | آپ (ﷺ) ختنہ شدہ پیدا ہوئے۔ |
| (۹)یَنْظُرُ مِنْ خَلْفِہٖ کَمَایَنْظُرُ مِنْ اَمَامِہٖ | آپ جیسے آگے دیکھتے تھے ویسا ہی پیچھے دیکھتے تھے۔ |
| (۱۰)کَانَ اِذَا جَلَسَ بَیْنَ قَوْم کَتَفَاہٗ اَعْلٰی مِنْہٗ | جب آپ کسی قوم میں بیٹھتے تو ان سب سے اونچے معلوم ہوتے۔ |

ان شاء اللہ تعالیٰ جو شخص ان دس امور کو لکھ کر گھر میں رکھے گا اس کا گھر آگ سے نہیں جلے گا۔ بلکہ اگر جلتی آگ پر ڈالے تو وہ بھی بجھ جائے گی۔

المترتجى بالقبول خدمة قدم الرسول الله ﷺ صفحہ نمبر ۱۱۴